علم غیب

استاذالعلماء علامہ بشیر احمد فردوسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ علم غیب

اس وقت متنازع مسائل میں مسئلہ علم غیب معرکۃ الآراء تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر عمیق نظر سے دیکھا جائے تو یہ کوئی مسئلہ لاینحل نہیں ہے یعنی اتنا مشکل نہیں کہ جس کا حل موجود نہ ہو۔ جتنے بھی اشکالات پیدا ہوتے ہیں اکثر غلط فہمی کی وجہ سے اور خصوصاً اہلسنت کے عقیدہ سے ناواقفیت کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا سب سے پہلے اہلسنت کا عقیدہ لکھا جاتا ہے پھر اس پر دلائل پیش کیے جائیں گے۔

عقیدہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کو تدریجاً یعنی آہستہ آہستہ جَمِیْعُ مَا کَانَ وَ مَایَکُوْنَ (جو کچھ ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے سب) کا علم عطا فرمایا ہے۔ جس طرح قرآن پاک کا نزول ہوتا رہا آپ کے علم میں اضافہ ہوتا گیا تکمیل قرآن کے ساتھ آپ کا علم بھی مکمل ہو گیا اگر نزولِ وحی سے پہلے آپ نے کسی مقام پر لَا اَعْلَمُ (میں نہیں جانتا) فرمایا ہے تو اس عقیدہ کے منافی نہیں ہے کیونکہ آپ کے علم کا تعلق نزول وحی کے ساتھ ہے۔

اس عقیدہ کو عصر حاضر کے بہترین محقق حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم فرماتے ہیں۔ ''اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم اور حبیب پاک ﷺ کو ''جَمِیْعُ مَا کَانَ وَ مَایَکُوْنَ'' کا علم تدریجاً عطا فرمایا جب قرآن پاک مکمل طور پر نازل ہو گیا تو نبی

اکرم ﷺ کو مخلوق کی ابتداء سے لیکر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے اپنے اپنے ٹھکانوں میں جانے تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا، سب کا علم بعطائے الٰہی حاصل ہوگیا۔ (عقائد و نظریات ص ۲۴۸)

اس تصریح کے بعد مزید تفصیل کی ضرورت نہیں رہ جاتی لیکن پھر بھی کچھ مزید وضاحت پیش کر دیتے ہیں کہ اس بات پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اَعْلَمُ الْخَلْق ہیں (یعنی تمام مخلوق سے زیادہ علم رکھتے ہیں) تمام مخلوق میں ملائکہ بھی شامل ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام بھی شامل ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے پیارے آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے (وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا) الایۃ، جس سے علم کلی ثابت ہوتا ہے تو پیارے حبیب کریم ﷺ کیلئے تو علم کلی بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔

اس سلسلہ میں ایک علمی وضاحت ضروری ہے کہ کلی کا لفظ منطقی اصطلاح ہے جس سے بہت لوگوں کو تشویش لاحق ہو جاتی ہے اس کی وضاحت کیلئے بندۂ ناچیز کے پاس ایک قلمی تحریر ہے جس کا حوالہ تسلی کیلئے کافی ہوگا۔

دار العلوم عید گاہ کبیر والا میں فریق مخالف کے مستند استاذ مولانا منظور الحق گزرے ہیں جن کو فنون میں بڑی مہارت حاصل تھی ان کی ایساغوجی، مرقات اور شرح تہذیب کی تقریریں نوٹس کی صورت میں ان کے ایک شاگرد سے حاصل کی تھیں۔ اس میں منطقی انداز میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک فائدہ عقیدہ کے بارے میں بطور جملہ معترضہ، حضور اکرم ﷺ کے لئے علم غیب کلی ہے ہم بھی مانتے ہیں جس طرح بریلوی حضرات مانتے ہیں لیکن ہم کلی کو بمعنی جزی اضافی کے کرتے ہیں۔ اور تمام مخلوق سے حضور اکرم ﷺ کا علم زیادہ مانتے ہیں۔ لیکن خدا کے علم سے کم ہے تو گویا خدا کا علم بمعنی جوہر کے ہوا، جس طرح جوہر سے اوپر کوئی عام نہیں اسی طرح خدا کے علم سے اوپر کوئی علم والا نہیں۔ اور نبی پاک ﷺ کا علم بمنزلہ جسم مطلق کے ہوا، جس طرح کہ جسم مطلق جوہر کے نیچے ہے باقی سب سے اوپر ہے اسی طرح نبی پاک ﷺ کا علم خدا کے علم سے نیچے ہے اور باقی سب مخلوقات کے علم سے اوپر ہے۔ اور باقی مخلوقات کے علم بمنزلہ باقی جزئیات کے ہے۔ یعنی بعض کا علم بمنزلہ جسم نامی کے ہے اور بعض کا اس سے کم بمنزلہ حیوان کے ہے اور بعض کا اس سے کم بمنزلہ انسان کے ہے وغیرہ تو اگر بریلوی بھی اسی طرح علم کلی مانیں تو پھر کوئی جھگڑا نہ ہو اور نہ کوئی نصوص قطعیہ کا انکار۔ اگر وہ یوں نہیں کرتے بلکہ نبی کریم ﷺ کے لئے علم کلی یعنی تمامی طور پر یعنی خدا کے علم جتنا مانتے ہیں تو یہ عقیدہ شرکیہ ہے اس سے کئی نصوص قطعیہ کا انکار لازم آئے گا۔''

(نوٹس مرقات ص ۳۹،۴۰) **بلفظہٖ**

نوٹ: بحمدہٖ تعالیٰ اہلسنت قطعی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر نہیں مانتے۔ یہ کہنا کہ بریلوی برابری کا دعویٰ کرتے ہیں ان پر اتہام ہے۔ **فسیأتی تفصیله ان شاء الله تعالیٰ**

ہم دعوت دیتے ہیں اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم کلی کا عقیدہ قوم کے سامنے رکھیں تا کہ یہ جھگڑا ختم ہو۔

نوٹ: تعجب اس بات پر ہے کہ مولانا منظور الحق نے جو عقیدہ بیان کیا ہے اب ان کی یہ تقریر کتابی شکل میں تحفہ المنظور کے نام سے شائع کی گئی ہے لیکن اس میں سے اس بات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ فافہم (فردوسی)

اگر کوئی آدمی یہ سوال کرے کہ آپ نے جو حوالہ پیش کیا ہے قلمی نوٹس ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کس حد تک صحیح ہے تو ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں:

''ہم زبان سے کہتے ہیں اور دل سے عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ علم رکھتے ہیں خواہ ان علوم کا تعلق ذات وصفات سے ہو یا تشریعات سے عملی احکام ہوں یا نظری احکام، واقعی حقیقتیں ہوں یا مخفی اسرار ہوں۔ وہ علوم جن کے پردوں تک کسی مخلوق کی رسائی نہیں ہوئی نہ کسی مقرب فرشتے کی اور نہ کسی نبی ورسول کی (علیہ السلام) آپ کو اولین اور آخرین کا علم عطا کیا گیا اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل تھا لیکن اس سے ہر زمانے میں نو پیدا امور کی ہر جزئی کا علم لازم نہیں آتا''

(عقائد ونظریات ص ۲۳۹، بحوالہ المہند طبع دیوبند ص ۲۵،۲۴)

نوٹ:۔ اس عبارت کا آخری فقرہ بہت دلچسپ ہے کہ ''لیکن اس سے ہر زمانے میں نو پیدا امور کی ہر جزئی کا علم لازم نہیں آتا'' اولاً کہا کہ آپ کو تمام مخلوق

سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ اب اگر ان نو پیدا امور کی ہر جزئیات کا علم مخلوق کو ہو اور حضور ﷺ کو نہ ہو تو پھر تمام مخلوق سے علم زیادہ کیسے ہو گیا، یَا لَلْعَجَبِ،

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب کلی ماننے میں کیا خرابی لازم آتی ہے تو یہ اشکال وارد کیا جاتا ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب مانیں تو شرک فی الصفات، لازم آتا ہے حالانکہ یہ سوال ہی عبث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ حضور ﷺ کے علم کو کوئی نسبت ہی نہیں کیونکہ وہ علم ذاتی ہے اور یہ علم عطائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم اور پیارے حبیب لبیب ﷺ کے علم میں کئی وجوہ سے فرق ہے کچھ ہم بیان کر دیتے ہیں۔

۱ ﴿……: اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم عطائی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے " الرحمٰن علم القراٰن "

۲ ﴿……: اللہ تعالیٰ کا علم واجب ہے کیونکہ واجب کی صفت بھی واجب ہوتی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم حادث ہے، ممکن ہے کیونکہ ممکن کی صفت بھی ممکن ہوتی ہے۔

۳ ﴿……: اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ابدی ہے یعنی جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء ہے، جبکہ حضور ﷺ کے علم کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی۔

۴ ﴿……: اللہ تعالیٰ کے علم میں تغیر ممکن نہیں جبکہ حضور ﷺ کے علم میں تغیر ممکن ہے۔

۵ ﴿.......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر محدود جبکہ حضور ﷺ کا علم محدود ہے۔

۶ ﴿.......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر زمانی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم زمانی ہے یعنی ما کان و مایکون۔

مساوات کا وہم اس شخص کو ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کو نہ جانتا ہو حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوق کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم سے وہ بھی نہیں جو ایک قطرہ کو سات سمندروں سے ہے اگر یہ بات کہی بھی جائے تو محض سمجھانے کے لئے ہوگی کیونکہ قطرہ اور سمندر دونوں متناہی ہیں ان کی باہمی نسبت متناہی کی متناہی سے نسبت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے علم میں یہ نسبت نہیں کیونکہ مخلوق کا علم متناہی اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے۔ ان کے درمیان وہ نسبت ہے جو متناہی کو غیر متناہی سے ہے۔ (عقائد و نظریات ص ۲۴۶)

حاکم نیشاپوری حافظ ابو عبداللہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملے (جبکہ کشتی میں تھے) تو ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ غور فرمائیے کہ یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ انہوں نے فرمایا کیا کہہ رہا ہے! حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پرندہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا اور موسیٰ (علیہ السلام) کا علم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح ہے کہ جو میں نے چونچ میں لیا۔ (یعنی ایک قطرہ)

(عقائد ونظریات ص ۲۴۷، بحوالہ المستدرک طبع بیروت جلد۲ ص ۳۶۹ حافظ حاکم نیشاپوری)

اتنے فرق ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی صاحب علم الزام عائد کرے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم و اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے پاس ثبوت ہے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو وہ کسی مستند کتاب کا ثبوت فراہم کرے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو دعویٰ بلا دلیل باطل ہے۔

اس کے بعد ایک مزید اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بتادیا تو پھر غیب نہ رہا کیونکہ جو بتادیا جائے وہ غیب نہیں رہتا۔ اہل علم کو تو ایسا ضعیف دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس پر قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے یہ بات ثابت کی جاسکے کہ جو بتادیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا بلکہ جو بتایا جا رہا ہے اس پر بھی لفظ غیب کا اطلاق ہو رہا ہے جیسے ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ (الایۃ)۔

اگر بالفرض والمحال تسلیم کرلیا جائے کہ جو بتادیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں، قیامت کے بارے میں، ملائکہ کے بارے میں اور حساب وکتاب کے بارے میں حضور ﷺ نے بتادیا ہے تو کیا پھر غیب نہیں ہوگا؟ اگر غیب نہیں ہوگا تو پھر ایمان بالغیب کا تقاضا کیا ہے جو اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے

۵﴾......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر محدود جبکہ حضور علیہ السلام کا علم محدود ہے۔

۶﴾......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر زمانی ہے جبکہ حضور علیہ السلام کا علم زمانی ہے یعنی مــا کان ومایکون۔

مساوات کا وہم اس شخص کو ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کو نہ جانتا ہو حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوق کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم سے وہ بھی نہیں جو ایک قطرہ کو سات سمندروں سے ہے اگر یہ بات کہی بھی جائے تو محض سمجھانے کے لئے ہوگی کیونکہ قطرہ اور سمندر دونوں متناہی ہیں ان کی باہمی نسبت متناہی کی متناہی سے نسبت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے علم میں یہ نسبت نہیں کیونکہ مخلوق کا علم متناہی اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے۔ ان کے درمیان وہ نسبت ہے جو متناہی کو غیر متناہی سے ہے۔ (عقائد و نظریات ص ۲۴۶)

حاکم نیشاپوری حافظ ابو عبداللہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملے (جبکہ کشتی میں تھے) تو ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ غور فرمایئے کہ یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ انہوں نے فرمایا کیا کہہ رہا ہے! حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پرندہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا اور موسیٰ (علیہ السلام) کا علم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح ہے کہ جو میں نے چونچ میں لیا۔ (یعنی ایک قطرہ)

(عقائد ونظریات ص ۲۴۷، بحوالہ المستدرک طبع بیروت جلد۲ ص ۳۶۹ حافظ حاکم نیشاپوری)

اتنے فرق ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی صاحب علم الزام عائد کرے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم و اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے پاس ثبوت ہے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو وہ کسی مستند کتاب کا ثبوت فراہم کرے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو دعویٰ بلا دلیل باطل ہے۔

اس کے بعد ایک مزید اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بتا دیا تو پھر غیب نہ رہا کیونکہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں رہتا۔ اہل علم کو تو ایسا ضعیف دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس پر قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے یہ بات ثابت کی جاسکے کہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا بلکہ جو بتایا جا رہا ہے اس پر بھی لفظ غیب کا اطلاق ہو رہا ہے جیسے ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ (الایۃ)۔

اگر بالفرض والمحال تسلیم کرلیا جائے کہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں، قیامت کے بارے میں، ملائکہ کے بارے میں اور حساب وکتاب کے بارے میں حضور ﷺ نے بتا دیا ہے تو کیا پھر غیب نہیں ہوگا؟ اگر غیب نہیں ہوگا تو پھر ایمان بالغیب کا تقاضا کیا ہے جو اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے

ضمن میں کیا جا رہا ہے پھر تو ایمان بالغیب کا تصور ہی ختم ہو جائے گا۔ فافہم

مزید گذارش ہے کہ حضور ﷺ کو اعلم الخلق ماننے کے باوجود اعتراض کیا جا رہا ہے کہ حضور ﷺ علوم خمسہ کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ یہ ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الاية ۳۴ سورة لقمان پ ۲۱)

۱: قیامت کب آئی گی؟

۲: بارش کب ہوگی؟

۳: ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

۴: کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا؟

۵: موت کس جگہ واقع ہوگی؟

افسوس تو اس بات کا ہے کہ دل سے یہ عقیدہ رکھا جاتا کہ حضور ﷺ اعلم الخلق ہیں اور خلق میں ملائکہ بھی شامل ہیں تو پھر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ فرشتہ ماں کے پیٹ میں موت، حیات، رزق وغیرہ لکھ دیتا ہے (اس کی تفصیل آ رہی ہے) تو فرشتے کو علم ہے لیکن حضور ﷺ کے لئے ماننے میں شرک لازم آئے گا حالانکہ اب تو سائنسی دور ہے الٹراساونڈ کے ذریعے (بندے کی بنائی ہوئی مشین کے ذریعے) پتہ چل جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی، اس پر تو اعتراض نہیں اگر مادی چیز

کی یہ طاقت تسلیم کر لی جاتی ہے تو جن کے پاس روحانی طاقت ہے ان کے بارے میں کیوں تردد کیا جاتا ہے۔

اگر یہی عقیدہ لیکر کسی عیسائی سے بات ہو تو مسلمان کس منہ سے کہے گا کہ میرا نبی افضل ہے جبکہ عیسائی یہ کہے کہ تمہارے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے جو کچھ گھر میں چھپاتے ہو ان کے بارے میں مجھے علم ہے اور پھر تمہارا عقیدہ یہ بتاتا ہے کہ نبی علیہ السلام کو پسِ دیوار کا علم نہیں۔ یا للعجب

ویسے یہ بھی اشکال اس آیت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اولاً تو اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے کے بغیر کوئی نہیں جانتا یا بغیر واسطہ کے کوئی نہیں جانتا کیونکہ آیت کے آخر میں دو لفظ ہیں، ایک علیم (جاننے والا) اور دوسرا خبیر (خبر دینے والا)۔ اگر خبیر کا معنی بھی ہو خبر رکھنے والا تو تکرار لازم آئے گا لہذا خبیر کا معنی ہوگا خبر دینے والا یعنی جس کو اللہ تعالیٰ خبر دے اس کو علم ہوتا ہے اگر فرشتوں کو بتا دے یا انبیاء کو بتا دے۔

ویسے بھی اگر قرآن پاک میں غور کیا جائے تو جن آیات میں بھی علم غیب کی نفی کا ذکر ہے وہ آیات مکی ہیں مثلاً سورۂ انعام کی آیت نمبر ۵۰ پیش کی جاتی ہے یہ سورت مکی ہے اور سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۸۸ پیش کی جاتی ہے یہ سورت بھی مکی ہے سورہ انعام کی آیت نمبر ۵۹، یہ مکی ہے۔ یا یہی آیت سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۳۴ یہ بھی مکی ہے وغیرہ ذالک اور جن آیات میں اثبات ہے وہ مدنی ہیں سورۂ آل عمران کی آیت

نمبر۴۴ یہ مدنی ہے آل عمران کی آیت نمبر۷۹ اوغیرہ ذالک۔تو تقدم اور تأخر کا جو اصول ہے اگراس پرغور کیا جائے تو یہ مسائل بہ آسانی حل ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد ہم احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں،جن میں یا تو علم کلی کا تذکرہ ہوگا یا جزئیات کا یا علم اجمالی ہوگا یا تفصیلی۔

ان میں اہل علم کے لئے دعوت غوروفکر ہے اتنی کثیر تعداد میں صحاح ستہ کے اندر احادیث مبارکہ ہیں ان کو کیسے رد کیا جائے۔لہذا جو فرمان نبی علیہ السلام ہے اسے تسلیم کرلیا جائے بلکہ عقیدہ ہی یہی ہو

اے مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ ادائی ہو

ادھر حکم نبی ادھر گردن جھکائی ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور نبی کریم علیہ السلام کا اپنے پس پشت کی خبر دینا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَایَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَارُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰة ص ۵۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ اس جگہ دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع بھی پوشیدہ نہیں اور رکوع بھی پوشیدہ نہیں، میں تمہیں پسِ پشت دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

وَفِیْ الْعَیْنِیْ نُقِلَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِهٖ یَعْنِیْ مَا كَانَتْ مُخْتَصَّةً بِحَالَةِ الصَّلٰوةِ (حاشیہ بخاری ص ۵۹ حاشیہ٦)

یعنی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام احوال میں سب کچھ دیکھتے ہیں۔ (فردوسی)

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ ﷺ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِیْ الصَّلٰوةِ وَفِیْ الرُّكُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ (وَرَآئِیْ) كَمَا اَرَاكُمْ (بخاری ، جلد اول ، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۹)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لائے پھر نماز اور رکوع کی شان میں فرمایا میں تم کو اپنے پیچھے ایسے دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

حضور ﷺ کا آگے اور پیچھے دیکھنا حاضر وناظر اور علم دونوں پر دلالت کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ وَرَآءَ ظَهْرِیْ (بخاری شریف، جلد اول ، باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ اس جگہ دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع بھی پوشیدہ نہیں اور خشوع بھی پوشیدہ نہیں، میں تمہیں پسِ پشت دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ، اَقِيْمُوْا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ وَرُبَمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا رَکَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ (بخاری شریف، جلد اول، باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکوع اور سجود صحیح قائم کرو پس اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک میں البتہ ضرور تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو۔

مدینہ میں بیٹھ کر جنگ کے حالات کی خبر دینا

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ (بخاری کتاب الجنائز ص ۱۶۷)

ترجمہ: (غزوۂ موتہ میں پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہوکر حالات کو دیکھ کر تمام تفصیل بیان فرمارہے تھے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہوگئے پھر اس کو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور وہ شہید ہوگئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا اور بھی شہید ہوگئے"

اور جناب رسول پاک ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ امیر بنائے بغیر جھنڈا پکڑا اور ان کے ہاتھوں فتح ہوئی۔

بیت اللہ میں کھڑے ہو کر بیت المقدس کے حالات بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهِمْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ (بخاری باب حديث الاسراء ص ۵۴۸)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے (واقعہ معراج کے بارے میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا تو میں ان کو نشانیاں بتا رہا تھا اور اس کو دیکھ بھی رہا تھا۔

فائدہ:

وانا انظر الیہ میں صراحۃ حضور علیہ السلام کا حاضر و ناظر ہونا مذکور ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کائنات کی ہر شے کو دیکھا

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حدثنا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قالتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَاشَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيْ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِيْ الْمَآءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ

ثُمَّ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهُ اِلَّا رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَااَدْرِيْ اَيَّ ذَالِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَاعِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ

فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَااَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ ثَلٰثاً فَيُقَالُ نَمْ صَالِحاً قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ

وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَااَدْرِيْ اَيَّ ذَالِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ

لَااَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئاً فَقُلْتُهٗ

(بخاری جلد اول کتاب العلم ص ۱۸)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ وہ نماز میں مصروف تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن تھا) لوگ کھڑے تھے، ام المؤمنین نے فرمایا: سبحان اللہ!

میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، میں نماز کے لئے کھڑی ہوئی حتیٰ کہ مجھے غشی آنے لگی میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا۔

(نماز کے بعد) پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا:

''میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے نہیں دکھلائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا میرے پاس وحی آئی ہے کہ تم قبروں میں مسیح الدجال کے فتنے کی مثل آزمائے جاؤ گے۔

(حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا یعنی مثل کا لفظ یا قریب کا لفظ)

میت سے سوال کیا جائے گا اس ذات کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ پس

مؤمن (موقن) ہوگا۔

(حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ مؤمن کہا تھا یا موقن)

وہ کہے گا:

وہ محمد ﷺ ہیں، وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے اور اس کو ہم نے قبول کیا اور آپ کی تابعداری کی، وہ محمد ﷺ ہیں۔

وہ تین مرتبہ کہے گا۔

پھر اسے کہا جائے گا آرام سے سوجا ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے۔

بہر حال جو منافق (مرتاب) ہے (آپ ﷺ کی نبوت میں شک کرنے والا) (حضرت فاطمہ فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا) وہ منافق کہے گا:

میں نہیں جانتا لوگوں کو میں نے کہتے ہوئے سنا اور میں نے وہی کہا ہے۔"

فائدہ:

مامن شئ نکرہ تحت النفی عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کو میں نے دیکھ نہ لیا ہو اور لفظ شئ بھی عموم پر دلالت کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

یہی حدیث پاک دوسری سند سے ہے یہاں صرف سند کا ذکر اور موضوع کے

مطابق الفاظ ذکر ہے اور بقیہ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِىْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ آيَةٌ ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَىْ نَعَمْ قَالَتْ ....

فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ ؟ قَالَتْ قَالَ (مَا مِنْ شَىْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ (الى اخر الحديث)

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعۃ ص ۱۲۶)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ لوگ نماز میں مصروف تھے میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن تھا)۔ میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، ------

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضور علیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا تو وہ فرماتی ہیں کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے نہیں دکھلائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔''

﴿حدیث نمبر 9﴾

یہی حدیث پاک تیسری سند سے ہے یہاں صرف سند کا ذکر اور موضوع کے مطابق الفاظ ذکر ہے اور بقیہ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَإِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا النَّاسُ ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ آيَةٌ ؟ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ .قَالَتْ ....

فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ (الی اخر الحدیث) (بخاری شریف جلد اول ، ص ۱۴۴)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جب سورج گرہن لگا تھا جبکہ لوگ نماز میں مصروف تھے اور حضرت عائشہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا

حال ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن ہے) اور کہا کہ سبحان اللہ! میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں، ------

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور لوگوں کی طرف پلٹے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ثناء بیان کی پھر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے نہیں دکھلائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔''

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چاہو پوچھو

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلآءِ قال ثنا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَشْيَآءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَال لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَيْبَةَ

فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (بخاری شریف جلد اول ص ۱۹، ۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا جب آپ پر سوالات کی کثرت ہوگئی تو حضور ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ جو جی چاہتا ہے سوال کرو (میں ہر سوال کا جواب دوں گا خواہ شرعی مسائل کے بارے میں ہو یا اس علاوہ)۔

ایک شخص نے کہا کہ (یا رسول اللہ ﷺ) میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے دوسرے آدمی نے سوال کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پہ ناراضگی کے آثار دیکھے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ انا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ. (بخاری شریف کتاب العلم جلد اول ص ۱۹، ۲۰)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے (اور خطبہ دیا) حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ

میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر کثرت سے ارشاد فرمایا کہ سوال کرو! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوزانوں بیٹھ کر عرض کی "ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں" تین مرتبہ کہا۔ پس پیارے آقا کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔

فائدہ:

آپ کا کثرت سے ساتھ سلونی (سوال کرو مجھ سے) فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو بھی سوال کرو ہر سوال کا جواب ملے گا۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنا اَبُو الْيَمانِ قَالَ حَدَّثَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا

ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَاَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ

فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا

وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا فَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ کَالْخَیْرِ وَالشَّرِّ.

(بخاری شریف جلد اول کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص۷۷)

ترجمہ: حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور ﷺ سورج ڈھلے باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لائے قیامت کا ذکر فرمایا اس میں بڑے بڑے امور ہیں۔

پھر فرمایا کہ جو شخص کسی شئی کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے، تم مجھ سے کوئی چیز نہ پوچھو گے مگر میں اس کی خبر دوں گا جب تک میں اس مقام پر کھڑا ہوں۔

یہ سن کر لوگ رونے لگے اور آپ اکثر یہ فرماتے تھے کہ پوچھو پوچھو۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی اٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر اکثر فرماتے رہے کہ پوچھو پوچھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوزانوں ہو کر عرض کی "ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں"۔

تو حضور ﷺ خاموش ہوئے۔ پھر فرمایا کہ جنت اور جہنم مجھ پر پیش کی گئی ابھی اس دیوار کے کنارہ میں، میں نے جنت کی طرح خیر اور دوزخ کی طرح شر نہیں دیکھا۔

جنت کے حالات بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَصَلّٰی

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ثُمَّ رَأَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ

فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِیَتِ الدُّنْیَا. (بخاری ابواب الخسوف جلد اول ص ۱۴۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز پڑھائی تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں پھر آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔

فرمایا میں نے جنت دیکھی تو میں نے اس سے خوشہ پکڑنا چاہا، اگر اسے پکڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں سے معلوم ہوا کہ آپ صرف جنت کا مشاہدہ ہی نہیں فرمارہے تھے بلکہ اس میں تصرف بھی فرماسکتے ہیں اس لئے تو آپ نے وہ خوشہ

پکڑنے کا ارادہ فرمایا۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

مذکورہ حدیث پاک دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلٰثاً.

(بخاری شریف کتاب الاذان جلد اول ص ۱۰۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے مسجد کے قبلہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی جب تم کو نماز پڑھائی اس دیوار کے قبلہ میں جنت اور دوزخ کو ممثل دیکھا خیر و شر میں آج جیسا دن میں نے نہیں دیکھا۔ یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حدیث پاک طویل ہے جس میں صلوٰۃ کسوف کا طریقہ مذکور ہے ہم فقط حدیث پاک کے وہ کلمات درج کریں گے جن کا موضوع کے ساتھ تعلق ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....

فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ (الی اخر الحدیث)

(بخاری شریف جلد اول باب صلٰوۃ الکسوف ص ۱۴۳، ۱۴۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے اس مقام میں کسی چیز کو پکڑا پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگور کے ایک گچھے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اگر میں اس

کو پکڑ لیتا تو تم اس سے کھاتے رہتے جب تک دنیا باقی رہتی، اور مجھے جہنم دکھائی گئی پس میں نے ایسا قبیح منظر کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ آج دیکھا۔

فائدہ:

رأیت الجنة: ظاهره من رؤية العين كشف الله تعالٰى الحجاب وطوى المسافة التى بينه وبين الجنة حتى امكنه ان يتناول منها عنقودا كما ورد بلفظ دنت منى الجنة (حاشيه بخارى جلد اول ص ۱۴۴ بحواله عينى)

علامہ عینی نے ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کے اس قول کہ "جنت کو دیکھا" اس کا ظاہر معنی یہی ہے کہ آنکھ سے جنت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حجاب کو اٹھا دیا اور آپ کے اور جنت کے درمیان مسافت کو لپیٹ دیا حتی کہ آپ علیہ السلام کے لئے انگوروں کا گچھا پکڑنا ممکن ہوگیا۔ (حدیث پاک میں) جیسا کہ یہ لفظ آیا کہ جنت میرے قریب ہوگئی۔

حضور علیہ السلام نے آنے والے کل میں فتح کی خبر دی

﴿حدیث نمبر 16﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ

النَّاسُ غَدَوْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْاَنْ يُعْطَاهَا

فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِیْ عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰی كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ

فَقَالَ عَلِيٌّ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌلَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .(بخاری شریف جلد اول باب مناقب علی ابن ابی طالب ص ۵۲۵)

ترجمہ: حضرت سھل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل جھنڈا اس آدمی کے ہاتھ میں دوں گا کہ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح فرمائے گا لوگ ساری رات یہی بات کرتے رہے کہ جھنڈا کسے دیا جائے گا۔

جب صبح ہوئی تو لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے، لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں شکایت ہے۔ فرمایا کہ انھیں پیغام دے بھیجو اور انھیں بلاؤ۔ جب حضرت علی المرتضیٰ آئے تو حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور

ان کے لئے دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گئے ۔ جیسے انہیں قطعاً درد نہ تھا۔ آپ نے حضرت علی کو جھنڈا دیا۔

حضرت علی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں کافروں سے جنگ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان سے نرمی کرو اور جب ان کے علاقے کے میدان جنگ میں پہنچو تو پہلے اسلام کی دعوت دو اور جو اسلام کے حقوق ان پر واجب ہیں انہیں خبردار کرو۔ بخدا تمہاری کوشش سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حضور علیہ السلام قبر کے حالات جانتے ہیں

﴿حدیث نمبر 17﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثنا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَایُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ لَایَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ

ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا.

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ

مُجَاهِدًا مِثْلَهُ . (بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء باب ماجاء فی غسل البول ص ۳۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہو ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے بھی ایسے ہی سنا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

﴿۱﴾ حضور ﷺ کو قبروں کے احوال کا بھی علم ہے کہ کس کو عذاب ہو رہا ہے اور کون راحت میں ہے۔

﴿۲﴾ ان قبروں سے مراد بھی یہی قبریں ہیں جو زمین پر مٹی سے بنی ہوئی ہیں نہ کہ جو بعض حضرات قبر سے مراد علیین لیتے ہیں۔

﴿۳﴾ عذاب قبر بھی حق ہے۔

﴿۴﴾ ایصال ثواب کا ثبوت بھی ہے۔

﴿۵﴾ اگر تر شاخ رکھنے سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو اگر انسان قرآن پاک پڑھے تو پھر عذاب میں تخفیف کیوں نہیں ہوگی بشرطیکہ قبر پر پڑھنے والے اجرت نہ لیں۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ.

قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب عذاب القبر من الغیبة والبول ص ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف

ہوتی رہے گی۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ

ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَايَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا. (بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے باغات میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں عذاب دیا جارہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انہیں عذاب دیا جا رہاہے اور یہ عذاب گناہ کبیرہ کی وجہ سے نہیں (ان کے گمان میں) ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔

تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے جواب دیا کہ شاید یہ جب تک خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

حوض کوثر کا دیکھنا (روز حشر کے حالات جاننا)

﴿حدیث نمبر 21﴾

حَدَّثَنَا سَعِيْدُبْنُ شُرَحْبِيْلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ اَبِىْ الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِىْ الْاٰنَ وَاِنِّىْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ مِنْ بَعْدِىْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا. (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۸)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

میں تم سے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں کہ اللہ کی قسم یقیناً میں اب حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانے کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہوجانے کا خوف نہیں ہے لیکن خوف یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيدُ بْنُ أَبِی حَبِيبٍ عَنْ أَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّی فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّی وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِی الْآنَ وَإِنِّی أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّی وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِی وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا (بخاری شریف جلد اول باب الصلوٰۃ علی الشهيد ص ۱۷۹)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

میں تم سے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں کہ اللہ کی قسم یقیناً میں اب حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانے کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہو جانے کا خوف نہیں ہے لیکن خوف یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

آنے والے حالات کا علم ومشاہدہ

﴿حدیث نمبر 23﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ اَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۸)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک اونچے محل پر چڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کی گرنے کی جگہ دیکھتا ہوں۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا اپنی موت کے بارے میں بتانا

﴿حدیث نمبر 24﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ

وَدُفِنَتْ مَعَهُ اٰخَرُ فِیْ قَبْرِهٖ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُكَهُ مَعَ اٰخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمٍ وَّضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ .

(بخاری شریف باب هل یخرج المیت من القبر واللحد للعة جلد اول ص ۱۸۰)

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب جنگ احد کا وقت قریب آیا تو میرے والد نے رات کو مجھے بلایا اور کہا کہ میں صبح تمام صحابہ سے سب پہلے شہید ہونے والا ہوں اور میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات کریمہ کے سوا کسی کو تجھ سے زیادہ عزیز نہیں چھوڑے جا رہا ہوں مجھ پر قرضہ ہے وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

صبح ہوئی تو سب سے پہلے شہید ہونے والے وہی تھے اور ان کے ساتھ قبر میں ایک اور آدمی دفن کیا گیا۔ میں نے پسند نہ کیا کہ ان کو کسی دوسرے کے ساتھ چھوڑوں اس لیے میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکال لیا۔ قبر میں وہ اس طرح تھے کہ جس وقت میں نے ان کو دفن کیا سوائے ان کے کان کے۔ (وہ تھوڑا سا شرمندہ ہوا تھا)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا اور اپنی بیٹی کا وصال بتانا

﴿حدیث نمبر 25﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي

ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا

فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاَنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۱۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام چلتی ہوئی تشریف لائیں گویا کہ ان کی چال نبی کریم ﷺ کی چال مبارک جیسی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی مرحبا پھر انہیں دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا۔

پھر ان سے آہستہ گفتگو فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کیوں

روتی ہیں؟ آپ ﷺ نے پھر ان سے آہستہ سے گفتگو فرمائی تو وہ ہنس پڑیں میں نے کہا، میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا جس میں خوشی غم سے بہت قریب ہو۔

میں نے فاطمہ علیہا السلام سے حضور ﷺ کی گفتگو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کا راز ظاہر نہیں کروں گی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ مجھ سے پوشیدہ گفتگو یہ فرمائی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو بار قرآن کا دور کیا میں اسے یہی خیال کرتا ہوں کہ میری موت قریب آ گئی اور تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی۔ تو میں رونے لگی تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خوش نہیں کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا کہ مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو، اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔

﴿حدیث نمبر 26﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَدْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَا هَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. (بخاری شریف جلد اول کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام ص ۵۱۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جس بیماری میں وصال فرمایا اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان سے خفیہ بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر بلایا اور خفیہ کلام فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے سیدہ سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے خفیہ بات یہ کی کہ آپ ﷺ اس مرض میں وصال فرمائیں گے تو یہ سن کر میں رونے لگی پھر آپ ﷺ نے مجھے آہستہ سے بات کی اور خبر دی کہ آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے میں، آپ ﷺ سے ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

﴿حدیث نمبر 27﴾

یہی حدیث پاک اسی سند کے ساتھ دوسری جگہ بھی موجود ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. (بخاری شریف جلد اول کتاب فضائل صحابه باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه آله وسلم ومنقبة فاطمة عليها ص ۵۳۲)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

حضور علیہ السلام کے علم کا اندازہ کسی بشر کو نہیں

﴿حدیث نمبر 28﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَ هٰذَا جِبْرَئِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَالَا أَرٰى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ . (بخاری شریف جلد اول باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۵۳۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرئیل ہیں آپ کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ دکھایا جاتا ہے جو میں نہیں دیکھتی ہوں اس سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس کی خبر دینا

﴿حدیث نمبر 29﴾

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ

فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ اَنَّهُ قَدْمَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَّنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهٗ وَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَأَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ. (بخاری شریف جلد اول باب من لم یظهر حزنه عند المصيبة ص ۱۷۳، ۱۷۴)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار ہوگیا اور وہ فوت ہوگیا جبکہ حضرت ابوطلحہؓ باہر گئے ہوئے تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ بچہ فوت ہوگیا ہے تو اس نے اپنی زیب وزینت کی اور بچے کو گھر کے کونے میں علیحدہ رکھ دیا۔

جب حضرت ابوطلحہؓ تشریف لائے تو کہا بچے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم نے عرض کی اس کی طبیعت کو سکون ہے مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر چکا ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے گمان کیا کہ وہ اپنے بیان میں سچی ہے۔ انہوں نے رات کو ہم بستری کی جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے غسل کیا اور باہر جانے کا ارادہ کیا تو ام سلیمؓ نے ان کو بتایا کہ بچہ فوت ہوگیا۔

حضرت ابوطلحہؓ نے پیارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر حضور ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی جوان دونوں سے ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لئے تمہاری رات میں برکت فرمائے گا۔

حضرت سفیانؒ نے کہا کہ ایک انصاری آدمی نے خبر دی کہ میں نے ان دونوں کے نو بچے دیکھے وہ سب کے سب قرآن پاک کے قاری تھے۔

اخبار غیب (فتنوں کی خبریں)

﴿حدیث نمبر 30﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ. (بخاری شریف کتاب الفتن باب قول النبی الفتنة من قبل المشرق، رقم الحديث ٦٥٦٣ جلد دوم ص ١٠٥٠)

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ منبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا ”فتنہ اس طرف ہے جس جگہ سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا سورج نکلے گا۔

﴿حدیث نمبر 31﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ

سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ . (بخاری شریف جلد دوم باب قول النبی صلی الله علیه وسلم الفتنة من قِبل المشرق ص ۱۰۵۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کی طرف متوجہ تھے فرمایا کہ فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

﴿حدیث نمبر 32﴾

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ . (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۵۰ . باب الفتنة من قبل المشرق)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے شام میں برکت فرما، اے اللہ ہمارے لیے یمن میں برکت فرما۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ نجد کے بارے میں بھی دعا فرمائیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ تیسری مرتبہ یہ الفاظ کہے کہ اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور اس جگہ سے شیطان کا

سینگ طلوع ہوگا۔

ہر چیز کا علم عطا کیا گیا

﴿حدیث نمبر 33﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَءَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُوْرَةً اُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذَالِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرَّجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُهٗ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُهٗ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ. (بخاری شریف جلد اول کتاب التهجد باب إذا انفلتت الدابة فی الصلاة ص ۱۶۱، ۱۶۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور لمبی سورت پڑھی پھر رکوع کیا اور لمبا کیا پھر سر مبارک اٹھایا پھر دوسری سورت پڑھنی شروع کی پھر رکوع کیا اور حتی کہ اس کو پورا کیا

اور سجدہ کیا پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں (چاند اور سورج) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم یہ دیکھو (سورج گرہن) تو نماز پڑھو حتی کہ سورج گرہن ختم ہو جائے۔

یقیناً میں نے اس مقام پر ہر چیز کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ جنت سے ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا ہوں جب کہ تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا بعض حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جبکہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں۔

میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا یہ وہی آدمی ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینے کا طریقہ نکالا۔

حدیث نمبر 34

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَاتَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ فَاَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحٰى يُدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَارَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ

وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ قَالَ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأٰيَةِ ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.﴾ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الفتن باب التعوذ من الفتن ص ۱۰۵۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کئے اور سوال کرنے میں مبالغہ سے کام لیا حضور ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں تمہارے سامنے اس سوال کا جواب دوں گا۔

میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا۔ کہ ایک آدمی نے کلام شروع کیا جب وہ کسی سے جھگڑ پڑا تو اس کو اس کے باپ کے غیر کی طرف سے پکارا جاتا تھا اس نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کی اور کہا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خیر اور شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان کو

دیوار کے پاس دیکھا۔

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارک کو اس آیت مبارکہ کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

''اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے بارے میں سوال نہ کرو اگر وہ ظاہر ہوجائیں تمہارے لئے تو تمہیں اچھی نہیں لگیں گی۔''

﴿حدیث نمبر 35﴾

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن قَتَادَةَ عن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عن شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عن أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (بخاری شریف جلد دوم

کتاب الدعوات باب التعوذ فی الفتن ص ۹۴۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کئے اور سوال کرنے میں مبالغہ سے کام لیا حضور ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں تمہارے سامنے اس سوال کا جواب دوں گا۔

میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا۔ کہ ایک آدمی نے کلام شروع کیا جب وہ کسی سے جھگڑ پڑا تو اس کو اس کے باپ کے غیر کی طرف سے پکارا جاتا تھا اس نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کی اور کہا ہم اللہ تعالٰی کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے اللہ تعالٰی کی پناہ چاہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خیر اور شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان کو دیوار کے پاس دیکھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارک اس آیت مبارکہ کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

''اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے بارے میں سوال نہ کرو اگر وہ ظاہر ہو جائیں تمہارے لئے تو تمہیں اچھی نہیں لگیں گی۔''

قبر کے حالات بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 36﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَوْنُ بْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِىُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِىْ قُبُوْرِهَا . (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز ص ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تو سورج غروب ہو چکا تھا حضور ﷺ نے آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

علم کلی ازل تا ابد

﴿حدیث نمبر 37﴾

وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ

بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِکَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَّسِیَهٗ. (بخاری شریف جلد اول کتاب بدء الخلق ص ۴۵۳)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے ہم کو خبر دی مخلوق کی ابتداء سے یہاں تک کہ جنتی اپنی منازل (ٹھکانہ) میں اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ اس کو کسی نے یاد رکھا اور کسی نے یاد نہ رکھا۔

فائدہ:

یہ ہے علم ما کان و ما یکون جو ازل سے لے کر ابد تک اس کو حضور ﷺ صرف جانتے ہی نہیں بلکہ بیان بھی فرما دیا ہے۔ اسی کو اہلسنت علم کلی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی طرف قرآن پاک میں بھی اشارہ ہے:

وَمَاهُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورۃ التکویر پارہ ۳۰ آیت نمبر ۲۴)

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

علم غیب اور حاضر و ناظر

﴿حدیث نمبر 38﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ حِیْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِیَامٌ وَّهِیَ قَائِمَةٌ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِیَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ قَالَتْ بِرَأْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَأَیْتُهُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْباً مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُسْلِمُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ ﷺ جَآءَ نَا بِالْبَیِّنَاتِ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحاً عَلِمْنَا اَنَّكَ مُوْقِنٌ وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهٗ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۲)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس وقت سورج گرہن لگا ہوا تھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی تھی۔

میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر کہا سبحان اللہ۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کیا یہ اللہ کی نشانی

ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ فرمایا کہ ہاں!

پس جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی مگر اب اس مقام میں دیکھ لی حتی کہ جنت اور جہنم بھی۔ اور میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں فتنوں سے آزمائے جاؤ گے دجال کے فتنے کی طرح۔

بہرحال جو مومن ہوگا وہ کہے گا کہ یہ محمد ﷺ ہیں ہم نے ان کی اجابت کی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ سو جا نیکی کے ساتھ اور ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے۔ بہرحال جو منافق ہوگا وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا تو میں نے کہہ دیا۔

﴿حدیث نمبر 39﴾

حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُوْنِىْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِىْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِىْ فَقَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول

اللہ ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ناپسند کیا۔ پھر لوگوں نے سوالوں کی کثرت کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال آیا اور فرمایا کہ مجھ سے پوچھو! تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا غلام ہے۔

پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جلال دیکھا تو عرض کیا کہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 40﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (بخاری شریف جلد اول كتاب العلم باب الغضب فى الموعظه ص ١٩)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول

اللہ ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ناپسند کیا۔ پھر

لوگوں نے سوالوں کی کثرت کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال آیا اور فرمایا کہ مجھ سے پوچھو! تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا غلام ہے۔

پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جلال دیکھا تو عرض کیا کہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 41﴾

حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاتَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَدْخَلِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ

فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْناً وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً ﷺ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفاً فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جسوقت سورج ڈھلا نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھنے لگے جب سلام پھیرا تو پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑے بڑے امور بھی ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں جب تک اس اپنے مقام پر ہوں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور حضور ﷺ کثرت ست فرما رہے تھے پوچھو پوچھو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا ٹھکانہ کہاں ہے فرمایا کہ دوزخ ہے۔

پھر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ

میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ تیرا باپ ہے۔

حضورﷺ بار بار یہ فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو، سوال کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضورﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات کہے تو حضورﷺ نے خاموشی فرمائی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میرے سامنے ابھی ابھی جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئی جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا میں آج کے دن کی طرح خیر و شر میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

﴿حدیث نمبر 42﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا:

البتہ تحقیق میں نے ابھی جنت اور دوزخ کو دیکھا جب تمہیں نماز پڑھائی اس

دیوار کے قبلہ میں دونوں کی صورتیں پیش کی گئی پس میں نے آج کے دن کی طرح خیر وشر میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔

﴿حدیث نمبر 43﴾

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ رَجُلٌ یَّانَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ وَّنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ ۰۰۰ الایه . (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں شخص ۔اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔یاایھا الذین آمنوا لاتسئلوا عن اشیآء ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الایہ۔

علم غیب: جوسب سے آخر میں جنت میں جائے گا

﴿حدیث نمبر 44﴾

حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ

النَّارِ خُرُوْجاً مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْئٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْئٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْئٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْئٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اَنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری دوزخی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور آخری جنتی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر جنت میں جائے گا۔

یہ وہ آدمی ہے جو دوزخ سے سرینوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔ وہ جنت میں جائے گا تو وہ اس کو لوگوں سے بھری ہوئی محسوس ہوگی۔ وہ واپس ہوگا اور کہے گا۔ اے پروردگار میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ فرمائے گا، جا جنت میں داخل ہوجا تیرے لئے دنیا کی مثل اور اس کی دس مثلیں ہیں یا فرمایا کہ تیرے لئے دنیا کی دس مثلوں کی مثل جنت ہے۔ وہ کہے گا،

اے میرے پروردگار تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے یا کہا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے (اور یہ بادشاہوں کے لائق نہیں)۔

میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دانت شریف ظاہر ہو گئے تو کہا جائے گا یہ شخص مرتبہ میں تمام جنتیوں سے ادنیٰ ہوگا۔

جنت کا دیکھنا

﴿حدیث نمبر 45﴾

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حدثنا اللَّيْثُ عن يَزِيْدَ عن اَبِی الْخَيْرِ عن عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ يَوماً فَصَلّٰی عَلٰی اَهلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَی الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ علی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا. (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور احد کے شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر سلام پھیرنے کے بعد منبر شریف پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں نیک و بد پر گواہ ہوں۔ بخدا میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے

خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں دی گئیں ہیں۔ بخدا مجھے تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے۔

آسمانوں کی خبر

﴿حدیث نمبر 46﴾

حَـدَّثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثنا اِسْمَاعِيْلُ عَـن اِبْـرَاهِيْـمَ بْـنِ الْمُهَاجِرِ عن مُجَاهِدٍ عن مُوَرِّقٍ عن اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ اِنِّـىْ اَرٰى مَـالَا تَـرَوْنَ وَاَسْـمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّـمَـآءُ وَحُـقَّ لَهَـا اَنْ تَـاِطَّ مَـافِيْهَـا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اَلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَـاجِـداً وَالـلّٰـهِ لَـوْ تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَّلَبَـكَيْتُـمْ كَثِيْـراً وَّمَـاتَـلَـذَّذْتُـمْ بِـالـنِّسَـآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّـعُـدَاتِ تَـجْـاَرُوْنَ اِلَـى الـلّٰـهِ لَـوَدِدْتُّ اَنِّـىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ .

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۵، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے اس میں چار انگل بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لئے سر بسجود نہ ہوں۔ اللہ کی قسم جو کچھ مجھے معلوم ہے

اگر تم جان لیتے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرتے جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کبھی کٹ جاتا۔

فتنوں کی خبر

﴿حدیث نمبر 47﴾

حَدَّثَنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن سَالِمٍ عنِ ابْنِ عُمَرَ قال قامَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ علَى الْمِنبَرِ فقال هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ واَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ. هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ (ترمذی شریف جلددوم ص ۵۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ فتنوں کی زمین ہے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا سورج کا سینگ۔

رؤیتِ باری تعالیٰ اور علم کلی

﴿حدیث نمبر 48﴾

حَدَّثَنا بُنْدارٌ اَخْبرَنا يَحْيَى بْنُ سعيدٍ عن سُفْيَانَ عنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هذا الْحَدِيْثِ وقال يَحْيَى بْنُ عمَّارةَ حدثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيدٍ اخبرنا عبدُ

الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن اَيُّوْبَ عن اَبِیْ قِلَابَةَ عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِیَ اللَّيْلَةَ رَبِّیْ تبارَکَ وَتَعَالیٰ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قال اَحْسِبُهٗ فِیْ الْمَنَامِ فقال يَا مُحَمَّدُ ﷺ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلیٰ قال قُلْتُ لا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ اَوْ قَالَ فِیْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَافِیْ السَّمٰوَاتِ وَمَافِی الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلیٰ قُلْتُ نَعَمْ فِیْ الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِیْ الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

قَالَ اَبُو عِيسَی وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِی قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی هٰذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِی قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۵)

حضرت بندار رضی اللہ عنہ بواسطہ حضرت یحیی بن سعید اور حضرت سفیان اعمش سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا خواب میں اور پوچھا اے محمد ﷺ جانتے ہو مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی یا فرمایا کہ اپنے سینے میں پائی اور میں نے زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد ﷺ جانتے ہو مقربین فرشتے کس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ میں نے عرض کی ہاں میں جانتا ہوں کہ کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے تھے اور کفارات یہ ہیں کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا مساجد کی طرف پیدل چلنا اور مشقت کے وقت کامل وضوء کرنا جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اسے بھلائی پر ہی موت آئی۔ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔

نیز فرمایا کہ اے محمد ﷺ آپ نماز کے بعد یہ دعا مانگیں

قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ

الْمَسَاکِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت (کی توفیق) اور فتنہ کے وقت موت کا سوال کرتا ہوں کہ بغیر فتنے میں ڈالے اپنی طرف بلا لے)

اور درجات یہ ہیں۔ سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا، رات کے وقت (تہجد) کی نماز پڑھنا اس وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

رؤیتِ باری تعالیٰ اور علم کلی

﴿حدیث نمبر 49﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حدثنی عن قَتَادَۃَ عن اَبِیْ قِلَابَۃَ عن خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَتَانِیْ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ ﷺ فَقُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ رَبِّ لَا اَدْرِیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ ﷺ فَقُلْتُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ وَالْکَفَّارَاتِ وَفِیْ نَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکْرُوْھَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ یُحَافِظْ عَلَیْھِنَّ عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ

وَّكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ. هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى. (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت ہی اچھی صورت میں آیا اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کیا اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب جان لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی، میں حاضر ہوں اور بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا درجات اور کفارات اور مساجد کی طرف قدموں کے اٹھانے اور تکلیف و مشقت کے وقت میں کامل وضوء کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ جس نے ان کی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اس کی موت بھی بہتر ہوگی اور گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے اسی دن اس کی ماں نے

جنا۔

یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے طویل روایت کی گئی ہے۔ اس حدیث کے مطابق آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اونگھ رہا تھا پھر مجھے نیند آ گئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت ہی حسین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 50﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ هَانِئٍ حدثنا اَبُوْ هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حدثنا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عن مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اَنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّئْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَلِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلٰوتِىْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى

قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَأَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِی الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَةِ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ و قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَايِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۰۰) ترجمہ از علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ کو نماز فجر کے وقت میں ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں حضور ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز کے ساتھ فرمایا اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا:

میں رات کو اٹھا وضوء کیا اور جس قدر نماز میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا میرے رب نے فرمایا، اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی میں (اپنے آپ) نہیں جانتا۔

تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی میں نے اس سے ہر چیز کو پہچان لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کفارات کے بارے میں۔ فرمایا وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نیک اعمال کی طرف چلنا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور نا گواری کی حالت میں کامل وضوء کرنا اور فرمایا کہ کس چیز میں (مقرب فرشتے جھگڑا کرتے ہیں)؟ عرض کی کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگو!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ

"اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین

سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ حق ہے اور اسے پڑھو اور سیکھو"۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے جسے ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے واسطے سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن لجلاج نے عبد الرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آگے حدیث بیان کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عائش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور عبد الرحمٰن بن عائش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حاصل نہیں۔

فائدہ جلیلہ: اس حدیث کے تحت علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب حاشیہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث معاند ناشرین نے وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو حدیث

مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتی اسے کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ یہی حشر ہوا چونکہ اس حدیث میں حضور ﷺ کے لئے کلی علم غیب کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے ہر چیز کو روشن اور ظاہر کردیا اور ان اشیاء کا عرفان حاصل ہوا۔ لہٰذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولا حاشیہ میں لایا گیا پھر بالکل ہی غائب کردیا گیا جبکہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ صحیح ترمذی بشرح الامام ابی بکر بن عربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲، ص ۱۱۴ تا ۱۱۷۔ اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴، ص ۱۷۴، ۱۷۵۔ (ترمذی شریف مترجم از علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب)

فائدہ: ہمارے پاس ترمذی شریف فاروقی کتب خانہ ملتان موجود ہے جس پر مختلف علماء کے حواشی بھی موجود ہیں۔ مثلاً از علامہ انور شاہ کاشمیری اور مولانا احمد علی سہارن پوری وغیرہ اس میں بھی یہ حدیث موجود نہیں جبکہ صاحب مشکوۃ نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث ترمذی شریف میں موجود ہے، مشکوۃ شریف ص ۲۷۔

جنتیوں اور دوزخیوں کے نام

﴿حدیث نمبر 51﴾

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حدثنا اللَّيْثُ عن اَبِیْ قَبِيْلٍ عن شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ يَدِهٖ

كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَایُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَایُزَادُ فِیْهِمْ وَلَایُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُمْ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدَیْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ. (ترمذی شریف جلد دوم ص ۳۶) مشکوۃ شریف باب الایمان بالقدر ص ۲۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں۔آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو۔ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔

آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام جہانوں کے

رب کی طرف سے ایک کتاب ہے۔ اس میں جنتیوں اور ان کے آباؤاجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے۔ اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی۔

پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤاجداد اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کا میزان ہے۔ اور فرمایا کہ اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر انجام کار (کے لکھنے) سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ اعمال جنت پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔ اور دوزخی کا خاتمہ اعمال دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا، ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

قیامت تک کے حالات بتانا

﴿حدیث نمبر 52﴾

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

اخبرنا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ عن اَبِیْ نَضْرَۃَ عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا صَلٰوۃَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ. (ترمذی شریف جلد دوم ص ۴۲، ابواب الفتن)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا اُسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

تمام جہان کے حالات کا مشاہدہ فرمانا

﴿حدیث نمبر 53﴾

حدثنی حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ انا ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وحدثنی اَبُوالطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَۃَ الْمُرَادِیُّ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عن یُوْنُسَ عنِ ابْنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عن عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قالتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَیَاۃِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْمسجدِ فقامَ فَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآئَهٗ فَاقْتَرَءَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ قِرَآۃً طویلۃً ثم کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعاً طویلًا ثم رَفَعَ رَاْسَهٗ فقال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثم قامَ فَاقْتَرَءَ

قِرآءَةً طويلةً هِيَ اَدنىٰ مِنَ الْقِرَآءَ ةِ الْاُوْلىٰ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رَكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنىٰ مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثم قال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْالطَّاهِرِ ثم سَجَدَ ثم فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرىٰ مِثْلَ ذَالِكَ حَتّٰى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجْدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثم قامَ فخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنىٰ عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثم قال اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلوٰةِ وقال اَيْضاً فصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وقال رسولُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُّمْ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُمُوْنِيْ اُرِيْدُ اَنْ آخُذَ قِطَفاً مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَقْدَمُ وَقال الْمُرَادِيُّ اَتَقَدَّمُ ولَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلوٰةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ. (مسلم شريف جلد اول ص ٢٩٦ كتاب الكسوف)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا۔

رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ کھڑے ہوکر تکبیر کہی اور لوگوں نے

آپ کے پیچھے صف باندھ لی رسول اللہ ﷺ نے طویل قرأت کے بعد رکوع کیا اور کافی لمبا رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا سمع اللہ لمن حمد ربنا ولک الحمد. پھر کھڑے ہو کر قرات کی اور یہ قرات پہلی قرات سے کم تھی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے کہا سمع اللہ لمن حمد ربنا ولک الحمد۔ پھر سجدہ کیا۔

ابو طاہر نے اپنی روایت میں سجدے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے دوسری رکعات میں بھی ایسا کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لئے۔ اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی ثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں نہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے نہ کسی کی حیات کی وجہ سے۔ جب تم انہیں گرہن میں دیکھو تو نماز کی پناہ میں آؤ۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نماز پڑھو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کر دے۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی اس نماز کے قیام میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے حتیٰ کہ بالیقین میں نے دیکھا کہ میں جنت کے خوشوں کو توڑ رہا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور بالیقین میں نے جھنم کو دیکھا جس وقت تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا

اور بالیقین میں نے دیکھا کہ جہنم کا بعض حصہ دوسرے بعض کو پاش پاش کر رہا ہے۔ میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے بتوں کے ساتھ نامزد اونٹوں کے کھانے کو حرام قرار دیا تھا۔

ابو طاہر کی روایت وہاں ختم ہوگئی تھی جہاں آپ نے نماز کی طرف سبقت کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور اس کے بعد والے حصہ کو ذکر نہیں کیا۔

فتنہ دجال کی خبر

﴿حدیث نمبر 54﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِيْ ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ عَائِشَةَ رضی الله عنها تَسْئَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَائِذًا بِاللّٰهِ ذَالِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَخَرَجْتُ فِيْ نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِى الْحُجَرِ فِيْ الْمَسْجِدِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّرْكَبِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مُصَلَّاهُ الَّذِىْ كَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ

دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَرَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلاً وَّھُوَ دُوْنَ ذَالِکَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ الْقُبُوْرِ کَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَۃَ فَسَمِعْتُ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ فَکُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعْدَ ذَالِکَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۷، کتاب الکسوف)

ترجمہ: عمرہ کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ سوال کیا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

پھر دوسرے روز رسول اللہ ﷺ کسی سواری پر سوار ہو کر گئے اور (اس روز) سورج کو گہن لگ گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے عقب سے مسجد میں آئی درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز پڑھانے کی جگہ تشریف لے گئے۔

آپ نے نماز شروع کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز شروع کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل قیام کیا پھر

آپ نے بہت طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر آپ نے بہت طویل قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ رکوع سے سر اٹھایا درآنحالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔

پھر آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے تم لوگ قبروں میں دجال کے فتنہ کی طرح فتنوں میں مبتلا ہو گے۔ عمرہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں کہ میں نے دیکھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

جنت کے حالات کا مشاہدہ کرنا

﴿حدیث نمبر 55﴾

حَدَّثَنِی یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهٖ فَأَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی جَعَلُوْا یَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذَالِکَ فَکَانَتْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلِجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ حَتّٰی لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ

مِنْهَا قِطْفاً فَقَصَرْتُ يَدَىَّ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَىَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِى اِسْرَآئِيْلَ تُعَذَّبُ فِى هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَأَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَّجُرُّ قُصْبَهٗ فِى النَّارِ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِىَ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۷. باب الکسوف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سخت گرمی کے ایام میں سورج کو گہن لگ گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز (کسوف) پڑھائی جس میں اس قدر طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے پھر بہت طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر بہت دیر تک کھڑے ہوئے پھر طویل رکوع کیا پھر طویل قیام کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے پھر اسی طرح ایک اور رکعت پڑھی۔ یہ چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔

پھر فرمایا مجھ پر وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل ہو گے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتی کہ اگر میں اس سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے سکتا تھا لیکن میں نے اپنا ہاتھ اس سے روک لیا۔ مجھ پر جہنم پیش کی گئی، میں نے جہنم میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جس کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس عورت نے بلی کو باندھ کر

رکھا، نہ اسے خود کھلایا نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے کچھ چیز کھالیتی ۔اور میں نے جہنم میں ابو ثمامہ عمر بن مالک کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے۔

(معاذ اللہ) لوگ کہتے ہیں کہ کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے سورج یا چاند کو گہن لگتا ہے حالانکہ سورج اور چاند کا گہن لگنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو تم نماز پڑھا کرو حتی کہ وہ روشن ہو جائیں۔

﴿حدیث نمبر 56﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِىْ اللَّفْظِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِىْ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَالِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِىُّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَاَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَءَ قِرَآءَةً دُوْنَ الْقِرَآءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَءَ قِرَآءَةً دُوْنَ الْقِرَآءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ

......

مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذَالِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعاً ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذَالِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ. (مسلم شریف جلد اول باب الکسوف ص۲۹۷،۲۹۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں.............

اور جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اس نماز کے دوران دیکھ لیا۔ میرے سامنے جھنم لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا کہ اس کی لپٹ مجھ تک نہ آجائے یہاں تک کہ میں نے اس جھنم میں صاحب عصا کو دیکھا جو جھنم میں اپنی ہڈیوں کو کھینچ رہا تھا وہ شخص اس لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا۔ اگر حاجی کو پتہ چل جاتا تو کہتا یہ کپڑا میری لاٹھی میں

اٹک گیا تھا۔ اگر اس کو پتہ نہ چلتا تو (کپڑے) لے جاتا۔

اور یہاں تک کہ میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھے رکھا تھا نہ اس کو خود کھلایا نہ اس کو چھوڑا تا کہ وہ حشرات الارض میں سے کچھ کھا لیتی حتی کہ وہ بلی بھوک سے مرگئی۔ پھر میرے سامنے جنت لائی گئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے (نماز میں) آگے بڑھتے دیکھا۔ میں نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھایا تا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تا کہ تم انہیں دیکھ لو پھر مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں۔ بہر حال جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اپنی اس نماز میں دیکھ لیا۔

مشاہدہ کائنات (ساری کائنات کو دیکھنا)

﴿حدیث نمبر 57﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا.........................

فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَامِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ رَاَيْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذَالِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيُؤْتٰى اَحَدُكُمْ

فَیُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُکَ ....(مسلم شریف باب الکسوف جلد اول ص ۲۹۸)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں..................

پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا ''ہر وہ چیز جس کو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا اس کو میں نے اس جگہ دیکھ لیا ہے حتیٰ کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ عنقریب تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش کی جائے گی جیسی مسیح دجال کے وقت آزمائش ہوگی۔ تم میں سے ہر شخص کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 58﴾

وَحَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ....

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ هٰذَا ثُمَّ رَأَیْنَاکَ کَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِکُفْرِهِنَّ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ

لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَيْئاً قَالَتْ مَارَأَيْتُ مِنْکَ خَيْراً قَطُّ. (مسلم شریف باب الکسوف جلد اول ص ۲۹۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں..............

صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے (نماز میں) آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لے رہے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ لیتے لیتے رک گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا میں اس سے ایک خوشہ توڑنے لگا۔ اگر میں اس خوشے کو توڑ لیتا تو تم اس کو اپنی اس دنیا تک کھاتے رہتے۔ اور میں نے جھنم کو دیکھا اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا، میں نے جھنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ان کے ساتھ ساری عمر نیکی کرتے رہو اور پھر تم سے یہ کوئی ذراسی (ناگوار) چیز دیکھ لیں تو کہے گی کہ میں نے تمہارے پاس کبھی بھی اچھائی نہیں دیکھی۔

﴿حدیث نمبر 59﴾

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جُحَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْئَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ

اَشْیَآءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً، مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرَبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شِبْهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ ﷺ وَفَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ﷺ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ. (مسلم شریف جلد اول باب معراج ص ۹۶)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے واقعہ معراج کے بارے میں سوالات کررہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں پوچھیں جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا وہ مجھ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھتے رہے اور میں دیکھ دیکھ کر بیان کرتا رہا۔ اور میں نے اپنے آپ کو گروہ انبیاء کرام علیھم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں

کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور تمہارے پیغمبر ﷺ ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا اور میں ان سب کا امام ہوا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا، یہ مالک ہیں جو جھنم کے داروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں ان کے طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

علم تفصیلی

﴿حدیث نمبر 60﴾

جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا آپ ﷺ اسے جانتے ہیں

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ کِلَاهُمَا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجاً مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْواً فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اِنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ

لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَۃَ اَمْثَالِھَا اَوْ اِنَّ لَکَ عَشَرَۃَ اَمْثَالِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِیْ اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ قَالَ فَکَانَ یُقَالُ ذَاکَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً. (مُسلم شریف جلد اول ص ۱۰۵)

لغات:

حبواً کا معنی سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے (لغات الحدیث) دوسری حدیث پاک میں زحفاً کا لفظ آیا ہے اس کا معنی بھی یہی گھسٹنا یا سرین کے بل چلنا (لغات الحدیث)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جھنم سے کون نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں کون داخل ہوگا۔ وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو کہلوں کے بل گھسیٹتا ہوا جھنم سے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا! جب وہ جنت میں جائے گا تو وہ یہ سمجھے گا کہ جنت تو بھر چکی ہے وہ واپس لوٹ آئے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا ''اے میرے رب جنت تو بھر چکی ہے۔'' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا اور وہ پھر یہ سمجھے گا کہ جنت تو بھر چکی ہے پھر وہ واپس لوٹ آئے گا۔ اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں نے تو

جنت کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا تجھے جنت میں دنیا اور اس کی مثل دس گنا زیادہ مل جائے گی۔ وہ شخص عرض کرے گا کہ اے اللہ تو مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر حضور ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک جنتی کا سب سے کم درجہ ہے۔

حضور ﷺ کا علم مبارک

﴿حدیث نمبر 61﴾

آپ سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے کو جانتے ہیں

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ -وَاللَّفْظُ لأَبِى كُرَيْبٍ -قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنِّى لأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ -قَالَ -فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِى كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ .فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ .فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِى تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا -قَالَ -فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِى وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

-صلى الله عليه وسلم -ضَحِکَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اس شخص کو یقیناً جانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا۔ وہ شخص کہلوں کے بل گھسیٹتا ہوا جھنم سے نکلے گا اس شخص سے کہا جائے گا کہ چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ شخص جنت میں جا کر دیکھے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہ رہے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا کہ کیا وہ وقت تمہیں یاد ہے جسے گزار کر آئے ہو؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمنا کرو۔ وہ تمنا کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا جو تمنا کی ہے وہ بھی لے لو اور تمام دنیا کی دس گنا جگہ بھی لے لو۔ وہ شخص کہے گا کہ تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو مالک ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر ہنس دیے اور آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

آپ آخری جنتی کو بھی جانتے ہیں یہ علم غیب ہے۔

﴿حدیث نمبر 62﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلاَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ .(مسلم

شریف جلد اول ص ۹۶)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قریش نے (میرے دعویٰ معراج کو) جھٹلایا اس وقت میں حطیم کعبہ میں کھڑا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس مجھ پر منکشف کر دیا اور میں اسے دیکھ دیکھ کر کفار کو اس کی نشانیاں بتلا رہا تھا۔

﴿حدیث نمبر 63﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ آخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِیْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا مَاجَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مَااَعْطَاهُ اَحَداً مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاابْنَ آدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِیْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْئَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ تَعَالٰی يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰی مَالَاصَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَااَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ آدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِیْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ

مِنْهَا تَسْئَلُنِیْ غَیْرَهَا فَیُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا یَسْئَلَهٗ غَیْرَهَا وَرَبُّهٗ تَعَالٰی یَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ
یَرٰی مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَیْهِ فَیُدْنِیْهِ مِنْهَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا
ثُمَّ یُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ فَیَقُوْلُ اَیْ
رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ
مَّآئِهَا لَا اَسْئَلُکَ غَیْرَهَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ آدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِیْ
غَیْرَهَا قَالَ بَلٰی یَارَبِّ هٰذِهِ لَا اَسْئَلُکَ غَیْرَهَا وَرَبُّهٗ تَعَالٰی یَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ
یَرٰی مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَیْهِ فَیُدْنِیْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا فَیَسْمَعُ اَصْوَاتَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْهَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ آدَمَ مَا یَصْرِیْنِیْ مِنْکَ
اَیُرْضِیْکَ اَنْ اُعْطِیَکَ الدُّنْیَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَضَحِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِیْ مِمَّ
اَضْحَکُ قَالُوْا مِمَّ تَضْحَکُ فَقَالَ هٰکَذَا ضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَکُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ ضِحْکِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
حِیْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ
مِنْکَ وَلٰکِنِّیْ عَلٰی مَا اَشَاءُ قَادِرٌ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا جھنم سے اس حال میں نکلے گا کہ جھنم کی آگ اسے جلا رہی ہوگی جب جھنم سے نکلے

گا تو پلٹ کر جہنم کی طرف دیکھے گا اور جہنم سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ بڑی برکت والی وہ ذات ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطاء فرمائی ہے کہ اولین وآخرین میں سے کسی کو بھی ایسی نعمت عطاء نہیں کی۔ پھر اس کے لئے ایک درخت بلند کیا جائے گا وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کردے حتی کہ میں اس کے سائے کو حاصل کروں اور اس کے پھلوں سے پانی پیئوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو کوئی اور سوال کرے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ ہرگز نہیں، اے میرے رب۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہ کرنے کا معاہدہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر صبر کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پھلوں کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا پھر اس کے لئے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ شخص عرض کرے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیئوں۔ اور اس کے بعد اب میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اب اگر میں تجھے اس درخت تک پہنچا دوں تو کیا پھر تو مجھ سے کوئی اور سوال کرے گا؟ اللہ تعالیٰ پھر اس سے عہد لے گا کہ وہ کوئی

اور سوال نہیں کرے گا تاہم وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں معذور ہوگا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن کے بغیر صبر ممکن نہیں ہوسکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا پھر اس کو جنت کے دروازے پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین ہوگا۔ پھر وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیئوں اور اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ابن آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد کوئی سوال نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس کو معذور قرار دے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر انسان کو صبر نہیں آسکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنتیوں کی آوازیں سنے گا پھر وہ عرض کرے گا اے میر رب مجھے اس جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ اے ابن آدم تیرے سوالوں کو کیا چیز روک سکتی ہے۔ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے جنت میں دنیا اور اس جیسی اور جگہ دے دوں وہ شخص عرض کرے گا کہ اے میرے رب تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ یہ حدیث سنا کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس دیے۔ پھر آپ نے حدیث سننے والوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ میں کیوں ہنسا

ہوں ۔لوگوں نے کہا فرمایئے آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ بات فرما کر ہنسے تھے تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنسے ہیں ۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس شخص نے یہ کہا کہ کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں مذاق نہیں کرتا لیکن میں ہر چیز پر قادر ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل ہونے والے آخری شخص کو بھی جانتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 64﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَّفَهُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَمَثَّلَ لَهٗ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اَكُوْنُ فِیْ ظِلِّهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَاابْنَ آدَمَ مَايَصْرِيْنِیْ مِنْكَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى سَلْ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ وَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ فَتَقُوْلَان الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ

مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِیْتُ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۶)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے سب سے کم درجہ کا شخص وہ ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جھنم سے جنت کی طرف پھر دے گا اور اس کے لئے ایک سایہ دار درخت بنا دے گا۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سایہ میں رہوں۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث سابق کی مثل ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ اے ابن آدم تیری آرزؤں کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں بھی پوری کرلو اور اس کی مثل دس گنا اور لے لو۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں داخل کرے گا اور خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں اس کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھ کو ہمارے لئے زندہ کیا اور ہم کو تیرے لئے زندہ رکھا۔ وہ شخص کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ کسی کو بھی اتنی نعمتیں نہ دی ہونگی۔

حضور علیہ السلام جس طرح آگے دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے دیکھتے ہیں

﴿حدیث نمبر 65﴾

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

وَهُوَ ابْنُ مُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتِمُّوْا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِیْ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں۔

جنت سے پھل توڑنا علم غیب اور حاضر و ناظر

﴿حدیث نمبر 66﴾

وَحَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ لَایَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذَالِكَ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَیْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَیْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ

الدُّنیَا وَرَأَیتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَراً قَطُّ وَرَأَیتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِکُفْرِهِنَّ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلیٰ اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئاً قَالَتْ مَارَأَیتُ مِنْکَ خَیْراً قَطُّ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بہت لمبا قیام فرمایا، سورت بقرہ کی تلاوت کے برابر، پھر آپ نے بہت لمبا رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور بہت طویل قیام کیا۔ یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا اور پھر پلٹے۔ تحقیق سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ ان کو گرہن کسی کی موت سے نہیں لگتا اور نہ ہی کسی کی حیات سے، اگر تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑا ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ اس کے پکڑنے سے رک گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تھا اور اس سے انگوروں کا گچھا لینا چاہا۔ اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے اور میں نے جہنم کو دیکھا۔ میں نے آج سے پہلے ایسا منظر کبھی

نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنم میں عورتیں تھیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے کفر کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی تھیں۔ وہ احسانوں کا انکار کرتی تھیں۔ اگر تم کسی عورت پر ساری زندگی احسان کرتے رہو اور ایک دن کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔

آنے والے حالات کا علم

﴿حدیث نمبر 67﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ -يَعْنِى ابْنَ أَبِى حَازِمٍ- عَنْ أَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ -وَاللَّفْظُ هَذَا- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ -يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ- عَنْ أَبِى حَازِمٍ أَخْبَرَنِى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ .قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا - قَالَ -فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِىُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ .فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِى عَيْنَيْهِ -قَالَ -فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِىَ بِهِ فَبَصَقَ

رَسُولُ اللّٰہِ -صلی اللہ علیہ وسلم -فِی عَیْنَیْہِ وَدَعَا لَہُ فَبَرَأَ حَتّٰی کَأَنْ لَمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُونُوا مِثْلَنَا .فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ إِلَی الإِسْلاَمِ وَأَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیہِ فَوَاللّٰہِ لأَنْ یَھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلاً وَاحِدًا خَیْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ یَکُونَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۷۹)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح کرے گا۔ اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہوگی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ صحابہ نے اس حال میں رات گزاری کہ دیکھئے حضور ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں۔ جب صبح صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور ﷺ اسی کو جھنڈا عطا کریں گے، آپ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو بلاؤ۔ حضرت علی کو بلایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا کی۔ ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا کبھی دکھی ہی نہیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں ان

سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ نرمی سے روانہ ہو جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں۔ بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

﴿حدیث نمبر 68﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِىْ ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ) عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِىٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِىٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِىْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِىْ صِبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لَيَاْخُذَنَّ لِلرَّايَةِ غَدًا رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِىٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. مسلم شريف جلد دوم ص ۲۷۹)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ پھر انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ پھر حضرت علی نکلے اور نبی کریم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا فرمایا کہ کل جھنڈا وہ شخص لے گا

جواللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہوگی۔پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کی امید نہ تھی کہ صحابہ کرام نے کہا'' یہ حضرت علی ہیں'' رسول اللہ نے ان کو جھنڈا عطا کر دیا۔اور اللہ نے ان کو فتح دے دی۔

منبر پر کھڑے ہو کر سب کچھ بیان کر دیا

﴿حدیث نمبر 69﴾

وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً مَّاتَرَکَ شَیْئًا یَّکُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذَالِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِیْ هٰؤُلَآءِ وَاِنَّهٗ لَیَکُوْنُ مِنْهُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِیْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْکُرُهٗ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کو بیان کر دیا جس نے ان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔اس واقعہ کو میرے یہ اصحاب جانتے ہیں۔بعض چیزوں کو میں

بھول گیا تھا لیکن جب میں نے ان کو دیکھا تو یاد آ گئیں، جس طرح کوئی شخص کسی کا چہرہ بھول جائے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 70﴾

امام مسلم نے اس حدیث پاک کی ایک اور سند ذکر کی ہے

وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ .وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ .

(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

یہ حدیث حضرت اعمش سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور انہوں نے اس حدیث پاک کو وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ کے الفاظ تک روایت کیا ہے اس کے بعد انہوں نے ذکر نہیں کی۔

﴿حدیث نمبر 71﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلىٰ اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ اِلَّا اَنِّىْ لَمْ اَسْأَلْهُ مَايُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ . (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا

اس کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی ہے۔اور ہر چیز کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اھل مدینہ کو کیا چیز مدینہ سے نکالے گی۔

﴿حدیث نمبر 72﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

امام مسلم نے اس حدیث پاک کو دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 73﴾

وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعاً عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ (يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ) قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعَدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم کو خطبہ ارشاد فرمایا حتّٰی کہ ظہر کی نماز کا

وقت ہوا، آپ نے منبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہم کو خطبہ ارشاد فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ نے اتر کر عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا حتی کہ سورج غروب ہو گیا پھر آپ نے ہمیں تمام چیزیں بتا دیں جو ہو چکی تھیں اور ہونے والی تھیں (یعنی ما کان و ما یکون کی خبریں دیں) سو جو ہم میں سے زیادہ حافظہ والا تھا وہ زیادہ عالم تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے جمیع ما کان و ما یکون یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے سب کا علم ثابت ہو گیا اسی کو علم کلی سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ (فردوسی)

﴿حدیث نمبر 74﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ -وَاللَّفْظُ لاِبْنِ حُجْرٍ -حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلاَّ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ .قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى لاَ يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلاَ يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ .ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ -فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ .قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ

شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلاءِ وَهَؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلاءِ وَهَؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلاءِ وَهَؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الإِسْلامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً -إِمَّا قَالَ لا يُرَى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا -حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلاَ يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَىِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَىُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِى ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِى أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً .قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنِّى لأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ يَوْمَئِذٍ .قَالَ ابْنُ أَبِى شَيْبَةَ فِى رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

(مسلم شریف جلد دوم ۳۹۲)

حضرت یسیر بن جابر سے روایت ہے کہ کوفہ میں سرخ آندھی چلی اور ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عبداللہ بن مسعود قیامت آگئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مال غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے پھر ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمان جمع ہوں گے۔ میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں فرمایا ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے۔ پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں۔ پھر مسلمان خوب جنگ کرتے رہیں گے حتی کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آجائے گا۔ پھر یہ دستہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے۔ پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے۔ پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا۔ اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا۔ وہ ایسی جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ کی مثال نہیں ہوگی حتی کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں سے گزریں گے وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ اور مردہ ہو کر گر پڑیں گے۔ ایک باپ کی اولاد سو

تک ہوگی ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی نہیں بچے گا۔ اس صورت سے دو چار ہونگے کہ اس سے بڑی افتاد آپڑے گی۔ ایک چیخ سنائی دے گی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال آچکا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑ سواروں کا دستہ بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ، دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ روئے زمین کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے ہوں گے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ یہ حدیث اسیر بن جابر سے مروی ہے۔

بیٹے کی بشارت: ماں کے پیٹ میں کیا ہے

﴿حدیث نمبر 75﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ يَشْتَكِیْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِیُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِیْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَآءَ فَتَعَشّٰی ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَآرُوْا الصَّبِیَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَاماً فَقَالَ لِیْ اَبُوْطَلْحَةَ اَحْمِلْهُ حَتّٰی تَاْتِیَ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ فَاَتٰی بِهِ النَّبِیَّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ

ﷺ فَقَالَ اَمَعَهُ شَیٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِیْهِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْ الصَّبِیِّ ثُمَّ حَنَّکَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۰۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ باہر تشریف لے گئے تو وہ بچہ فوت ہوگیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس لوٹے تو پوچھا میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا وہ پہلے کی بہ نسبت پرسکون ہے پھر حضرت ام سلیم نے ان کو شام کا کھانا پیش کیا حضرت ابوطلحہ نے کھانا کھایا پھر انہوں نے عمل زوجیت کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت ام سلیم نے کہا کہ جاؤ جا کر بچہ کو دفن کردو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے فرمایا کیا رات کو تم نے عمل زوجیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ایک بچہ پیدا ہوا۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے جاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے اور حضرت ام سلیم نے کچھ کھجوریں بھیجیں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس بچہ کو لیا اور پوچھا کہ کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟ حاضرین نے کہا، جی کھجوریں ہیں۔ آپ نے ان کھجوروں کو چبایا پھر ان کو اس بچہ کے منہ میں ڈال دیا اور یہ اس کی گھٹی تھی۔ اور آپ نے اس بچہ کا

نام عبداللہ رکھا۔

علم غیب اور حاضر و ناظر

﴿حدیث نمبر 76﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْماً فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِىْ الْاٰنَ وَاِنِّىْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا. (مسلم شریف جلد دوم ص ۲۵۰)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ باہر گئے۔ اہل احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر پلٹ آئے اور فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اور میں تمہاری گواہی دوں گا اور بخدا لاریب میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا فرمایا کہ روئے زمین کی چابیاں، اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔

فائدہ: یعنی آپ کو اس کا خدشہ نہیں تھا کہ پوری امت مشرک ہو جائے گی۔ سو بعض لوگوں کا مرتد ہو کر ہندو یا عیسائی ہو جانا کسی حدیث کی پیش گوئی کے خلاف نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 77﴾

حَدَّثَنِی اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرْحِ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلْمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِیْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَیْتُ امْرَأَةَ اَبِیْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۲۹۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جنت دیکھائی گئی۔ میں نے وہاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿حدیث نمبر 78﴾

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِی طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتَّی أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ -قَالَ- فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَیْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ -فَقَالَ- ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ

أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لاَ .قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ .قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِى حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِى بِابْنِى . فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِى غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا .قَالَ فَحَمَلَتْ -قَالَ -فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فِى سَفَرٍ وَهِىَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لاَ يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - -قَالَ -يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ إِنَّهُ يُعْجِبُنِى أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرَى -قَالَ -تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِى كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ .فَانْطَلَقْنَا -قَالَ -وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلاَمًا فَقَالَتْ لِى أُمِّى يَا أَنَسُ لاَ يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم .-فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - -قَالَ -فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِى

قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ .قُلْتُ نَعَمْ .فَوَضَعَ الْمِيسَمَ -قَالَ -وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلم- بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلاَكَهَا فِي فِيهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا -قَالَ -فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلم- انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ .قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم کے بطن سے حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا حضرت ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ حضرت ابوطلحہ کو ان کے بیٹے کے انتقال کی خبر اس وقت تک نہ دینا جب تک کہ میں خود نہ بتا دوں۔ حضرت ام سلیم نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔ پھر حضرت ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اپنی جنسی خواہش بھی پوری کر لی۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوطلحہ یہ بتاؤ کہ اگر کچھ لوگ کسی کو عاریتاً کوئی چیز دیں اور وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا وہ ان کو منع کر سکتے ہیں؟ حضرت ابو طلحہ نے کہا نہیں۔ حضرت ام سلیم نے کہا تو پھر اپنے بیٹے کے متعلق یہی گمان کرو۔ حضرت ابوطلحہ یہ سن کر غضب ناک ہوئے کہ تم نے مجھے میرے بیٹے کے متعلق خبر نہیں دی حتی کہ میں (جنسی عمل سے) آلودہ ہوا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

جا کر اس واقعہ کی خبر دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تمہاری اس گزری ہوئی رات میں برکت عطا فرمائے۔ پھر حضرت ام سلیم حاملہ ہو گئیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں حضرت ام سلیم بھی تھیں اور جب آپ کسی سفر سے مدینہ منورہ واپس آتے تو رات کے وقت مدینہ منورہ میں جاتے تھے۔ جب لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضرت ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا۔ حضرت ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے کہا: اے اللہ تو خوب جانتا ہے مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں تیرے رسول ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ سے) نکلوں اور ان کے ساتھ ہی داخل ہو جاؤں۔ اور تجھے معلوم ہے کہ میں کسی مجبوری میں پھنس گیا ہوں۔ حضرت ام سلیم نے کہا ''اے ابو طلحہ! اب مجھے پہلے کی طرح درد نہیں ہے چلو مدینے چلتے ہیں'' پھر ہم چل پڑے۔ اور جب ہم مدینہ آئے تو ان کو درد شروع ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ اے انس جب تک تم اس بچہ کو صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لیکر نہ جاؤ اس وقت تک اس بچہ کو دودھ نہیں پلایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو میں اس بچہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ تھا آپ نے مجھ دیکھ کر فرمایا شاید ام سلیم کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے وہ آلہ رکھ دیا میں بچے کو آپ کے پاس لے آیا اور میں نے اس کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ رسول اللہ

ﷺ نے مدینہ کی عجوہ کھجور منگوائی اور اس کو اپنے منہ میں چبایا، جب وہ کھجور گھل گئی تو آپ نے اس کو بچے کے منہ میں دیا۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو انصار کو کھجور سے کتنی محبت ہے؟ پھر آپ نے اس بچے کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

تمام مخلوق کا علم

﴿حدیث نمبر 79﴾

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ یَدَیْهِ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهَا اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَایُزَادُ فِیْهِمْ وَلَایُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَداً ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هَذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی آخِرِهِمْ فَلَایُزَادُ فِیْهِمْ وَلَایُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَداً فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِیْمَ نَعْمَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ کَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدَیْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ

مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ. رواہ ترمذی (مشکوۃ شریف باب الایمان بالقدر ص ۲۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک کتاب ہے۔ اس میں جنتیوں اور ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے۔ اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کا میزان ہے۔ اور فرمایا کہ اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر انجام کار (کے لکھنے) سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ اعمال جنت پر ہوگا اگر چہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔ اور دوزخی کا خاتمہ اعمال دوزخ پر ہوگا اگر چہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا، ایک جماعت جنتی

ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

یہ حدیث پاک ترمذی میں اس سند کے ساتھ مذکور ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِى قَبِيلٍ عَنْ شُفَىِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضى الله عنه قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ..... الى آخره (ترمذى شريف جلد دوم ص ٣٦)

﴿حدیث نمبر 80﴾

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ﷺ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِىْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِىْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّئُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِىَ لِلصَّلَاةِ اَوْيُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزْعِهِمْ فَقَالَ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْشَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِىْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِىْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهْدِئُهٗ كَمَا يُهْدَءُ الصَّبِىُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. رواہ مالک مرسلا (مشکوۃ شریف ص ٦٧، باب المساجد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ مکہ معظمہ کے راستے میں (آرام کے لئے) آخر رات میں ٹھرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ صبح کی نماز کے لئے سب کو جگا دیں اور جب سب لوگ سو گئے۔ حضرت بلال کی بھی آنکھ لگ گئی۔ لوگ اس وقت جاگے جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ سب لوگ گھبرا گئے۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ سوار ہو کر اس جنگل سے نکل جائیں۔ اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا جنگل ہے جس پر شیطان مسلط ہے چنانچہ سب لوگ سوار ہو کر اس جنگل سے نکل آئے۔ پھر ایک جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہاں اتر جاؤ اور وضوء کرلو۔ اور حضرت بلال کو اذان اور تکبیر کہنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر پلٹ کر دیکھا کہ لوگ گھبرائے ہوئے تھے تو فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہماری روحیں قبض کر لی تھیں اور اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ ہماری روحیں لوٹا دیتا۔ لہذا اگر تم میں سے کوئی نماز کے وقت سویا رہا یا بھول جائے تو اور پھر گھبرائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس نماز کو اسی طرح پڑھ لے جس طرح اسے اس کے وقت میں پڑھتا ہے۔ پھر آپ حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہوئے اور بلال کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ شیطان ان کے پاس آیا اور انہیں سہارا لینے پر

مجبور کر دیا اور جس طرح بچوں کو تھپکی دی جاتی ہے۔ شیطان انہیں تھپکتا رہا یہاں تک کہ حضرت بلال سو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے بلال کو بلایا۔ حضرت بلال نے آکر آپ ﷺ سے ویسا ہی بیان کیا جیسے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو بیان کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ خدا کے رسول ہیں۔

فائدہ:

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ لیلۃ التعریس والے واقعہ میں (معاذ اللہ) حضور علیہ السلام کو علم نہ تھا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تفصیل بیان فرمائی پھر حضرت بلال کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بیان کیا اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو علم تھا اور اس واقعہ سے عدم علم ثابت کرنا یا اس حدیث کو لے کر اعتراض کرنا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

بعض جگہ احادیث میں اختصار ہے جس سے لوگ اعتراض کرتے ہیں اور اس حدیث پاک میں تمام روایات کی تفصیل آگئی ہے۔ فافہم وتدبر

﴿حدیث نمبر 81﴾

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْاٰيَةٍ اُوْتِيْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا. رواه

الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ شریف ص ۶۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے سامنے پیش کیئے گئے۔ یہاں تک کہ اس کوڑے اور خاک کا ثواب بھی، جسے کسی آدمی نے مسجد سے نکالا۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کیئے گئے۔ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو۔

﴿حدیث نمبر 82﴾

عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ غَدَاتٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ قَالَ لَنَا عَلٰى مَصَآفِكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّئْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلٰثاً قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى

الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِیْ الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْکَرِیْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِیْمَ قُلْتُ فِیْ الدَّرَجَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْکَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ قَالَ سَلْ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رواہ احمد والترمذی قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حسنٌ صحیحٌ سألت محمد بن اسماعیل عن هذا الحدیث فقال هذا حدیث صحیح (مشکوٰة شریف ص ۱۷، باب المساجد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ کو نماز فجر کے وقت میں ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں حضور ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز کے ساتھ فرمایا اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا میں رات کو اٹھا وضوء کیا اور جس قدر نماز میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی

حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا میرے رب نے فرمایا، اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی میں نے اس سے ہر چیز کو پہچان لیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کفارات کے بارے میں۔ فرمایا وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نیک اعمال کی طرف چلنا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضوء کرنا اور فرمایا کہ کس چیز میں (مقرب فرشتے جھگڑا کرتے ہیں)؟ عرض کی کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگو! ''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی

محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ حق ہے اور پڑھو اور سیکھو''۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

یہی حدیث امام ترمذی نے ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۵، ۱۵۶ پر مختلف اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور آخر میں لکھا ہے

وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهٖ وَقَالَ إِنِّی نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّی فِی أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۶)

﴿حدیث نمبر 83﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْعَدَوِیِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهٗ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰى لَايُقْسَمُ مِيْرَاثٌ وَلَايُفْرَحُ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ

لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِىْ قَالَ نَعَمْ وَتَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيْدَةً فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتاً فَيَتَعَادُّ بَنُوْ الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَايَجِدُوْنَهُ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَىِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَىُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذَالِكَ فَجَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِىْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآئَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فِىْ رِوَايَتِهٖ

عَنْ اَسِیْرِ بْنِ جَابِرٍ. (مسلم شریف جلد دوم ۳۹۲)

حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ میں سرخ آندھی چلی اور ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آگئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مال غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کردیا جائے پھر ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمان جمع ہوں گے۔ میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں فرمایا ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے۔ پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مرجائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں۔ پھر مسلمان خوب جنگ کرتے رہیں گے حتی کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آجائے گا۔ پھر یہ دستہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مرجائے۔ پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے۔ پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا۔ اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کردیں گے پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کردے گا۔ وہ ایسی جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ کی مثال نہیں ہوگی حتی کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں سے گزریں گے وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ اور مردہ ہو کر گر پڑیں

گے۔ایک باپ کی اولاد سو تک ہوگی ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی نہیں بچے گا۔ اس صورت سے دو چار ہونگے کہ اس سے بڑی افتاد آپڑے گی۔ایک چیخ سنائی دے گی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال آچکا ہے۔ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑ سواروں کا دستہ بھیجیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ، دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ روئے زمین کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے ہوں گے۔ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ یہ حدیث اسیر بن جابر سے مروی ہے۔

﴿حدیث نمبر 84﴾

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِىْ. متفق عليه (مشكوة شريف ص ۷۷، ۸۲)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسلمانو!) رکوع اور سجود ٹھیک طریقہ سے کیا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 85﴾

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ -يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-

يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلا تُحْسِنُ صَلاتَكَ أَلا يَنْظُرُ الْمُصَلِّى إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّى فَإِنَّمَا يُصَلِّى لِنَفْسِهِ إِنِّى وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مَنْ وَرَائِى كَمَا أُبْصِرُ مَنْ بَيْنَ يَدَىَّ . (مسلم شريف كتاب الصلوٰة، باب الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا.)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر پلٹے تو فرمایا: اے فلاں! کیا تو نماز اچھے طریقے سے ادا نہیں کرتا۔

کیا نماز پڑھنے والا جب نماز پڑھتا ہے تو دیکھتا نہیں کہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے لئے نماز پڑھ رہا ہے۔

اور بے شک میں اپنے پیچھے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 86﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِى هَا هُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَىَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّى لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِى .(مسلم شريف كتاب الصلوٰة، باب الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا.)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میرا قبلہ یہاں دیکھتے ہو۔ پس اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے۔ بے شک میں اپنے پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 87﴾

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّی لأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِی -وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِی- إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. (مسلم شریف كتاب الصلوٰة، باب الأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلاَةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکوع اور سجود اچھے طریقے سے قائم کرو۔ بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو سجود کرتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 88﴾

حَدَّثَنِی أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ -يَعْنِی ابْنَ هِشَامٍ- حَدَّثَنِی أَبِی ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ عَنْ سَعِيدٍ كِلاَهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِیَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّی لأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِی إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ. وَفِی حَدِيثِ سَعِيدٍ إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. (مسلم شریف كتاب الصلوٰة، باب الأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلاَةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکوع اور سجود اچھے طریقے سے قائم کرو۔ بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو سجود کرتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 89﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لأَبِى بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّى إِمَامُكُمْ فَلاَ تَسْبِقُونِى بِالرُّكُوعِ وَلاَ بِالسُّجُودِ وَلاَ بِالْقِيَامِ وَلاَ بِالاِنْصِرَافِ فَإِنِّى أَرَاكُمْ أَمَامِى وَمِنْ خَلْفِى -ثُمَّ قَالَ -وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا .قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ . (مسلم شریف كتاب الصلوٰة باب النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا .)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس مجھ سے پہلے نہ رکوع کرو اور نہ سجود کرو اور نہ قیام کرو اور نہ پہلے پلٹو۔ پس بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں اپنے سامنے بھی اور اپنے پیچھے

بھی۔

اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم وہ کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو البتہ ضرور تم بہت تھوڑا ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کیا دیکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں جنت اور جہنم کو دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 90﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلاَ بِالاِنْصِرَافِ .(مسلم شريف كتاب الصلوٰة باب النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا .)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 91﴾

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً مَّاتَرَكَ شَيْئًا يَّكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذَالِكَ اِلىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَآءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّئُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُوْهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ. متفق عليه (مشكوة شريف ص ۴۶۱)

حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور جو چیزیں اس زمانہ سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والی تھیں ان سب کو ذکر فرمایا دیا اور ان میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ ان تمام باتوں کو یاد رکھنے والوں نے یاد رکھا اور جو بھولنے والے تھے وہ بھول گئے۔ اور میرے یہ دوست اس واقعہ سے واقف ہیں۔ اور بے شک جن باتوں کو میں بھول گیا ہوں اگر ان میں سے کوئی دیکھ لوں تو میں اس کو دیکھ کر اپنا حافظہ تازہ کر لیتا ہوں جس طرح کہ جب کسی غائب شخص کا چہرہ نظر آ جاتا ہے تو وہ دیکھ کر اس شخص کو پہچان لیتا ہے۔

اس حدیث پاک کی سند مسلم شریف میں اس طرح مذکور ہے۔

﴿حدیث نمبر 92﴾

وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -...... (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۵۰)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 93﴾

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ اَنَسِىَ اَصْحَابِىْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِىَ الدُّنْيَا

یَبْلُغُ مَنْ مَّعَهُ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِداً اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ وَاِسْمِ قَبِیْلَتِہٖ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ شریف ص ۴۶۳) (ابو داؤد جلد ۲، کتاب الفتن)

حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء یعنی صحابہ کرام بھول گئے ہیں یا وہ بھولے نہیں ہیں مگر اپنی بعض مصلحتوں کی وجہ سے ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں؛ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنے پردازوں کو ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا تھا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے۔ اور جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو تک یا تین سو زائد ہوگی۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا اور اس کے باپ کا اور اس کے قبیلے تک کا نام بتایا تھا۔

﴿حدیث نمبر 94﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفاً مِّنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُ وْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ

فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنِمُوْنَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَ هُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ. رواه مسلم (مشکوۃ شریف ص ۴۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک ایسا شہر دیکھا ہے جس کی ایک طرف خشکی ہے اور دوسری طرف سمندر ہے۔ انہوں نے کہا ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔آپ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار لوگ جنگ کریں گے۔اور جب وہ واپس آئیں گے تو اسلحہ کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے نہ ہی تیروں سے جنگ کریں گے۔ وہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے ایک جانب گر جائے گی۔راوی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا، مگر آپ نے فرمایا کہ جو سمندر والی جانب ہے۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسری جانب بھی گر جائے گی۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لئے راستے کھل جائیں گے۔ وہ اس شہر میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ آواز آئے گی کہ دجال آ گیا ہے۔ وہ ہر چیز چھوڑ دیں گے اور لوٹ جائیں گے۔

مسلم شریف میں اس کی سند یوں ذکر کی ہے۔

﴿حدیث نمبر 95﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ -يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ- عَنْ ثَوْرٍ -وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِىُّ- عَنْ أَبِى الْغَيْثِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِىَّ

-صلی اللہ علیہ وسلم-...... (مسلم شریف جلد دوم ۳۹۶)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 96﴾

وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَاماً فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رواه البخاری (مشکوۃ شریف ص ۵۰۶)

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابتدائے آفرینش سے جنت ودوزخ میں داخل ہونے تک کے تمام احوال کا ذکر فرمایا۔ جس شخص نے ان باتوں کو یادرکھا اس کو یاد ہیں اور جس نے بھلا دیا اس کو بھول گئیں۔

﴿حدیث نمبر 97﴾

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَآئِشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَيْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَىَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىَّ فَعَلِمْتُ مَا فِى السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذَالِكَ نُرِىْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ مُرْسَلًا وَلِلتِّرْمُذِىِّ نَحْوُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ وَزَادَ

فِيْهِ قَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ (مشکوة شریف ص ۷۰، باب المساجد)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے پروردگار بزرگ و برتر کو (خواب میں) بہت اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ مقربین فرشتے کس معاملہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی پروردگار! تو ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہوئی اور میں زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو جان گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ ترجمہ: اوراس طرح ہم نے ابراھیم کوزمین وآسمانوں کی بادشاہی دکھائی تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہوجائے۔ دارمی مرسلا اور ترمذی نے یہ روایت بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ حضرت عبد الرحمٰن بن عائشؓ، حضرت ابن عباسؓ اورحضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کی ہے۔اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ (زمین وآسمان کا علم عطا کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ آپ کومعلوم ہے کہ فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔(حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی کہ ہاں! میں جانتا ہوں کہ کفارات (گناہوں کوختم کرنے والی چیزوں) کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ اور وہ کفارات یہ ہیں کہ نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پیدل چلنا اور سختی (بیماری اور سردی وغیرہ) کے وقت وضوء کامل (اچھی طرح کرنا)۔ جس نے یہ کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئے گی۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ آپ جب نماز سے فارغ ہولیں تو یہ دعا پڑھیں۔اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ۔ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی دوستی کا سوال کرتا ہوں اور جب تو بندوں میں آزمائش ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھ کو بغیر

آزمائش کے اٹھا لے۔اور فرمایا کہ درجات یہ ہیں کہ سلام کیا جائے اور خدا کی راہ میں مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے اور رات میں اس وقت جب کہ لوگ سور ہے ہوں نماز پڑھی جائے۔صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ جیسا کہ مصابیح میں حضرت عبدالرحمن سے منقول ہے سوائے شرح السنہ کے اور کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

بھیڑیئے کا حضور علیہ السلام کا علم غیب بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 98﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً ، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ ، قَالَ :فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ ، فَأَقْعٰى وَاسْتَقَرَّ ، وَقَالَ :عَمَدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهُ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ :تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ الذِّئْبُ :أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ ، قَالَ :فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ ، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم :إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ ، فَلا يَرْجِعَ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رواه في شرح السنة (مشكوة

شریف ص ۵۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا ریوڑ میں گھس آیا جہاں اس کا چرواہا بھی موجود تھا۔ اور اس میں سے ایک بکری اٹھا کر بھاگا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور آخر کار اس بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور وہاں اس طرح بیٹھ گیا کہ جیسے کوئی بھیڑیا سرین کے بل بیٹھتا ہے۔ اور دونوں پاؤں کھڑے کر کے اپنی دم ان دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی اور چرواہے کو مخاطب ہو کر بولا:

"میں نے اپنا وہ رزق لینا چاہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا لیکن تم نے میرا رزق مجھ سے چھین لیا۔"

چرواہے نے اس کو مخاطب کر کے کہا:

"خدا کی قسم، جیسا عجوبہ میں نے آج دیکھا ہے ایسا تو کبھی نہیں دیکھا کہ ایک بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔" بھیڑیا بولا:

"اس سے بڑا عجوبہ تو اس شخص کا حال ہے، جو کھجوروں کے درختوں کے پیچھے دو سنگستانوں کے درمیان (یعنی مدینہ) میں رہتا ہے۔ وہ شخص تمہیں وہ باتیں بتاتا ہے جو تم سے پہلے گزر چکی اور وہ باتیں جو تمہارے بعد وقوع پذیر ہوں گی۔"

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جو کہ ایک یہودی تھا، بھیڑیے کی باتیں سن کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس کا قصہ

سنایا اور مسلمان ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس کے بیان کردہ قصہ کی تصدیق کر دی اور فرمایا کہ اس طرح کی باتیں قیامت کی علامتیں ہیں۔ وہ وقت قریب ہے کہ آدمی گھر سے باہر جائے گا اور جب لوٹ کر واپس آئے گا تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اس کو تمام باتیں بتا دے گا جو اس کے گھر والوں نے اس کی عدم موجودگی میں کی ہوں گی۔

﴿حدیث نمبر 99﴾

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْماً الْفَجْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبْنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبْنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا. رواہ مسلم (مشکوۃ شریف ص ۵۴۳، ۵۰۶)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا حتی کہ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا پھر آپ ﷺ اترے اور نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا حتی کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر آپ ﷺ نے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ مغرب کا وقت ہو گیا، پس آپ ﷺ نے ہر چیز کے بارے میں بتایا کہ جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ اس کو اس نے زیادہ یاد رکھا جو زیادہ دانا ہے۔

﴿حدیث نمبر 100﴾

یہ حدیث پاک مسلم شریف میں اس سند سے مروی ہے۔

حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ الدَّوْرَقِیُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِیعًا عَنْ أَبِی عَاصِمٍ -قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ -أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِی أَبُو زَیْدٍ -یَعْنِی عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ -قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله علیه وسلم -الْفَجْرَ . . .

(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۲)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

جنت کی بشارت

﴿حدیث نمبر 101﴾

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَآئِطٍ مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ بَکْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ

قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. متفق علیه (مشکوة شریف ص ۵۶۳) (بخاری شریف جلد اول ص ۵۲۱ کتاب المناقب)

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں تھا کہ اچانک ایک شخص آیا (جس کے بارے میں ابھی ہمیں معلوم نہ تھا)۔ اس نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت دے دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو مصائب کے بعد، جن کا وہ شکار ہوگا اسے بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے جاکر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کو وہ بات کہی جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور کہا کہ اللہ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جانی چاہیے۔

﴿حدیث نمبر 102﴾

یہ حدیث پاک مسلم شریف میں باختلاف الفاظ اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِى مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فِى حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ .قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ - قَالَ -ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ .قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ -قَالَ - فَجَلَسَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم -فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ .قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ -قَالَ -فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ -قَالَ -وَقُلْتُ الَّذِى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبْرًا أَوِ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ. (مسلم شریف جلد دوم ص۲۷۷)

ترجمہ: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اور ایک لکڑی سے کیچڑ کھرچ رہے تھے کہ ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنے والے حضرت ابوبکر تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو مصائب کے بعد، اسے بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کو وہ بات کہی جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی تو انہوں نے کہا اے اللہ صبر عطا فرما، یا کہا کہ اے اللہ تجھی سے مدد طلب کی گئی ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت وشہادت کی خبر

﴿حدیث نمبر 103﴾

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ رَأَيْتُ حُلْماً مُّنْكَراً اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غُلَاماً يَّكُوْنُ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِیْ حِجْرِیْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّیْ الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَانَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ

اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لَکَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَآءَ.

(مشکوۃ شریف ص ۵۷۲)

اور حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں جو حضرت عباس کی زوجہ ہیں اور نبی کریم ﷺ کی چچی ہیں۔ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آج رات میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا خواب ہے؟ انہوں نے عرض کی شدید ڈراؤنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے کہ انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اس لڑکے کو تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اس لڑکے کو میری گود میں دیا گیا۔ پھر میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور حسین کو آپ کی گود میں دے کر ذرا دوسری طرف متوجہ ہوگئی اور پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیا ہوا کہ آپ رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت، میرے

اس بیٹے کو عنقریب قتل کرے گی۔ میں نے پوچھا کیا اس بیٹے کو؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، بلکہ جبرئیل میرے پاس اس خاک زمین سے کچھ مٹی بھی لے کر آئے تھے اور وہ مٹی سرخ تھی۔

شہادت حسین علیہ السلام اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب

﴿حدیث نمبر 104﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِىْ ذَالِکَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذَالِکَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الاخيرَ (مشکوۃ شریف ص ۵۷۲)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح دیکھا کہ کوئی سونے والا کسی کو دیکھتا ہے کہ آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے تھے اور گرد آلود تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جو خون سے بھری ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ کیا حادثہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ حسین اور ساتھیوں کا خون ہے جس کو میں آج قتل گاہ حسین میں صبح سے اب تک اس بوتل میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (میری

آنکھ کھل گئی) اور پھر اس وقت کو یاد کیئے رکھا چنانچہ جب حضرت حسین شھید کیئے گئے تو میں نے دیکھا کہ یہ وہی وقت ہے۔ ان دونوں روایتوں کو بیھقی نے دلائل النبوہ میں اس دوسری کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے۔

فرشتے کو چار چیزوں کا علم

﴿حدیث نمبر 105﴾

قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِی بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ(بخاری شریف جلد اول باب خلق آدم علیه السلام ص ۴۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جو صادق اور

مصدوق ہیں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن میں مکمل کی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد خون جم جاتا ہے، پھر (چالیس دن کے بعد) گوشت بن جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو چار کلمات کا حکم دے کر بھیجتا ہے اور وہ اس کا عمل، موت، رزق اور بد بختی یا نیک بختی لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس کوئی آدمی دوزخیوں والے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھی ہوئی تقدیر اس کے آگے آتی ہے اور جنتیوں والے اعمال کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی آدمی جنتیوں والے اعمال کرتا ہے کہ اس میں اور جنت میں صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر لکھی ہوئی تقدیر اس کے آگے آجاتی ہے اور وہ دوزخیوں والے اعمال کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

فائدہ: اگر ان چار چیزوں کا علم فرشتے کو ہو جاتا ہے کہ اس کی زندگی کتنی ہے اور موت کب آئے گی۔ جنتی ہے یا دوزخی ہے۔ امیر ہے یا غریب۔ اگر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بتا دے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے علم میں شریک نہیں ہوگا نہ ہی شرک لازم آئے گا۔ اسی طرح اگر حضور ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ ان چیزوں کا علم عطا فرما دے تو کوئی شرک لازم نہیں آئے گا۔

آنکھیں سوتیں ہیں دل نہیں سوتا

﴿حدیث نمبر 106﴾

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوْحٰی اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰی اَتَوْهُ لَيْلَةً اُخْرٰی فِيْمَا يَرٰی قَلْبُهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذَالِكَ الْاَنْبِيَآءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَايَنَامُ قُلُوْبُهُمْ (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۱۲۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس رات حضور ﷺ کو مسجد حرام سے سیر کرائی گئی اس رات وحی آنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے حالانکہ حضور ﷺ مسجد حرام میں آرام فرمارہے تھے۔ ان میں سے پہلے نے کہا ان میں وہ کون ہے؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ تیسرے نے کہا جو بہتر ہے اس کو لے لو۔ یہ رات اسی طرح رہی حضور ﷺ نے ان کو نہیں دیکھا یہاں تک وہ دوسری رات آئے جبکہ حضور ﷺ کا قلب مبارک انہیں دیکھ رہا تھا حضور ﷺ کی آنکھ مبارک سوتی ہے اور دل مبارک نہیں سوتا۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام ان

کی آنکھیں سوتیں ہیں اور دل نہیں سوتے۔

فائدہ:

دل نہیں سوتا، مطلب یہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی آپ تمام حالات پر مطلع رہتے ہیں۔ (فردوسی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کا علم

راوی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور طویل حدیث کا اقتباس ہے۔

﴿حدیث نمبر 107﴾

فَوَاللّٰہِ مَاعَلِمْتُ مِنْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْراً وَلَقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلاً مَاعَلِمْتُ عَلَیْہِ اِلَّا خَیْراً وَمَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِی ......الحدیث

(بخاری شریف جلد دوم ص ۶۹۷)

پس اللہ تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتا اپنے اھل میں مگر بھلائی اور البتہ تحقیق انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا (یعنی جو حضرت عائشہ کو لیکر آیا تھا صفوان بن معطل سلمی زکواتی تھا۔ تو حضور علیہ وسلم نے فرمایا) میں اس میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا اور وہ میرے گھر میں میرے ساتھ ہی آیا کرتا تھا۔

فائدہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کو

ان کے بارے میں علم نہیں تھا یہ حدیث واضح کر رہی ہے کہ آپ جانتے تھے ۔فافہم

بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے فرشتہ لکھتا ہے

﴿حدیث نمبر 108﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلاَهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِى أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ .قَالَ فِى حَدِيثِ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِى بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .وَقَالَ فِى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا .وَأَمَّا فِى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا .(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کی ہیں۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ تم میں سے ہر شخص کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک ہوتی ہے اور شعبہ کی روایت میں چالیس راتوں یا چالیس دنوں کا ذکر ہے۔ جریر اور عیسی کی روایت میں چالیس دنوں کا ذکر ہے۔

﴿حدیث نمبر 109﴾

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ

لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلِکُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِی الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَايُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب چالیس یا پینتالیس راتوں میں نطفہ رحم میں ٹھہرتا ہے تو فرشتہ داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب یہ شقی ہے یا سعید ہے، پھر یہ امر لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ یہ مذکر ہے یا مؤنث، پھر یہ امر لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر اس کے عمل، اثر، مدت حیات اور اس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور ان میں کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

﴿حدیث نمبر 110﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّیِّ اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ الشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ فَاَتٰى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهٗ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ الْغَفَّارِیُّ فَحَدَّثَهٗ بِذَالِکَ مِنْ

قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقىٰ رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَ تَعْجَبُ مِنْ ذَالِكَ فَإِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكاً فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثىٰ فَيَقْضِىْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِىْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِىْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلىٰ مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شقی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں شقی ہو۔ اور سعید وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت قبول کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص آیا جن کا نام حذیفہ بن اسید غفاری تھا۔ عامر بن واثلہ نے ان کو حضرت ابن مسعود کا یہ قول سنایا انہوں نے کہا کوئی شخص عمل کیے بغیر شقی کیسے ہو جاتا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، اس کی آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے پھر کہتا ہے اے رب! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔

پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے میرے رب اس کی زندگی کتنی ہے پس تمہارا رب جو حکم دیتا ہے، فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے میرے رب اس کا رزق کتنا ہے؟ پس تمہارا رب جو حکم دیتا ہے، فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ کتاب ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے۔ اس میں اللہ کے حکم پر کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

﴿حدیث نمبر 111﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ اَبُوْ خَیْثَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَطَآءٍ اَنَّ عِکْرَمَۃَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا الطُّفَیْلِ حَدَّثَہٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ سَرِیْحَۃَ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغَفَّارِیِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِاُذُنَیَّ ھَاتَیْنِ یَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَۃَ تَقَعُ فِیْ الرَّحِمِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ یَتَصَوَّرُ عَلَیْھَا الْمَلَکُ قَالَ زُھَیْرٌ حَسِبْتُہٗ قَالَ الَّذِیْ یَخْلُقُھَا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیَجْعَلُہُ اللّٰہُ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَسَوِیٌّ اَوْ غَیْرُ سَوِیٍّ فَیَجْعَلُہُ اللّٰہُ سَوِیًّا اَوْ غَیْرَ سَوِیٍّ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ مَارِزْقُہٗ مَااَجَلُہٗ مَاخُلُقُہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہُ اللّٰہُ شَقِیًّا اَوْ سَعِیْدًا. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحم میں چالیس راتیں نطفہ ٹھہرا رہتا ہے اور پھر فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ حضرت زہیر نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ تخلیق کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: ''اے میرے رب مذکر ہے یا مؤنث؟''

پھر اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مؤنث بنا دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے: ''اے میرے رب! اس کو کامل الاعضاء بناؤں یا ناقص الاعضاء؟'' پھر اللہ تعالیٰ اس کو کامل الاعضاء یا ناقص الاعضاء بنا دیتا ہے۔ فرشتہ پھر کہتا ہے: ''اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو شقی یا سعید بنا دیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 112﴾

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِیْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ كُلْثُوْمٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ مَلَكاً مُوَكَّلاً بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَخْلُقَ شَیْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ رحم پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے کوئی چیز پیدا کرنا چاہے تو چالیس اور کچھ راتیں گزارنے کے بعد.........

...... پھر حسب سابق حدیث ہے۔

﴿حدیث نمبر 113﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنِ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَىْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَىْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِىَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَىْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى شَقِىٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَالِكَ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اے رب یہ نطفہ ہے، اے رب یہ جما ہوا خون ہے، اے رب یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، جب اللہ تعالیٰ کوئی مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ پھر اس کے مطابق اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 114﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِىُّ -وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا أَبِى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِى بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ

فِی ذٰلِکَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُونُ فِی ذٰلِکَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُرْسَلُ الْمَلَکُ فَیَنْفُخُ فِیهِ الرُّوحَ وَیُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ کَلِمَاتٍ بِکَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِیدٌ فَوَالَّذِی لَا إِلٰهَ غَیْرُهُ إِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُونَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُونَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا . (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق اور مصدوق، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی صورت میں رہتا ہے پھر چالیس دن جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے وہ اسم میں روح پھونک دیتا ہے پھر اس کو چار کلمات لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۔اس کا رزق لکھا جاتا ہے۔

۲۔اس کی مدت حیات۔

۳۔اس کا عمل لکھا جاتا ہے۔

۴۔اور اس کا شقی ہونا یا سعید ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔

پس اس ذات کی قسم جس کے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے پھر وہ جہنمیوں کے سے عمل کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

فائدہ:

ان تمام احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرشتہ چار چیزیں جانتا ہے۔
(۱) رزق۔ (۲) موت۔ (۳) عمل۔ (۴) شقی یا سعید ہونا۔

جب یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام اعلم الخلق یعنی تمام مخلوق سے زیادہ علم رکھتے ہیں تو مخلوق میں فرشتے بھی شامل ہیں لہذا جب ان کو ان چیزوں کا علم ہے تو حضور علیہ السلام کو بطریقِ اولیٰ علم ہوگا۔ اگر فرشتہ کے بارے میں عقیدہ رکھنے سے شرک لازم نہیں آتا ہے تو حضور علیہ السلام کے بارے میں بھی عقیدہ رکھنے سے شرک لازم نہیں آتا کیونکہ اس سے نصوص قطعیہ کا انکار نہیں بلکہ اقرار ہو رہا ہے۔ فافہم

(فردوسی)

آنے والے حالات

﴿حدیث نمبر 115﴾

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِی بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِیُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِیَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِی فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِی جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ .قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِی وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِی تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ .فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا .فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا .قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِی ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ .فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

.(مسلم شریف جلد دوم ص ۱۲۷)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ میں اس شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جاھلیت میں شر، میں تھے پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے کہا کہ کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! لیکن اس خیر میں کچھ فرق کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ کیا وہ کدورت کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ لوگ میری سنت پر نہیں چلیں گے۔ اور میری ہدایت کے خلاف عمل کریں گے۔ ان میں اچھی اور بری دونوں باتیں ہوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کچھ لوگ جھنم کے دروازے پر کھڑے ہونگے اور لوگوں کو بلائیں گے۔ جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا وہ اس کو جھنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کی کہ کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی صفت بیان کیجیئے، آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا رنگ ہماری طرح ہوگا اور وہ ہماری زبان بولتے ہونگے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت اور مسلمانوں کے امام کے ساتھ وابسطہ رہنا۔ میں نے عرض کی کہ اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم ان تمام فرقوں سے الگ رہنا خواہ تم کو تا حیات درخت کی جڑیں

چبانی پڑیں اور اسی حال میں تمہاری موت آئے۔

﴿حدیث نمبر 116﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِیْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ اَلتَّحْوِیْلُ وَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ وَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ یَعْنِیْ ابْنَ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَآءَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَنَحْنُ فِیْهِ فَهَلْ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَآءَ ذَالِكَ الشَّرِّ خَیْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَآءَ ذَالِكَ الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَیْفَ قَالَ یَكُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَایَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَسَیَقُوْمُ فِیْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَیْفَ اَصْنَعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَدْرَكْتُ ذَالِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ لِلْاَمِیْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۱۲۷)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم شر میں مبتلا تھے پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس خیر کو لے آیا، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی کہ اس خیر کے بعد

شر ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے ائمہ ہوں گے جو میری ہدایت پر عمل نہیں کریں گے۔ اور نہ میری سنت پر عمل کریں گے۔ اور عنقریب ان میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کے دل شیطانوں کی طرح اور بدن انسانوں کی طرح ہونگے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میں ان کو پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ امیر کے احکام سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے پھر بھی (امیر کے احکام) سننا اور اطاعت کرنا۔